عالمی مجلس تحفظ ختم نبوة کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوة

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۱ | ۲۸؍صفر تا ۶؍ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱؍جنوری ۲۰۱۲ء | شمارہ: ۴

اسلام رواداری اور اتحاد کا علمبردار

تفسیر آیت خاتم النبیین

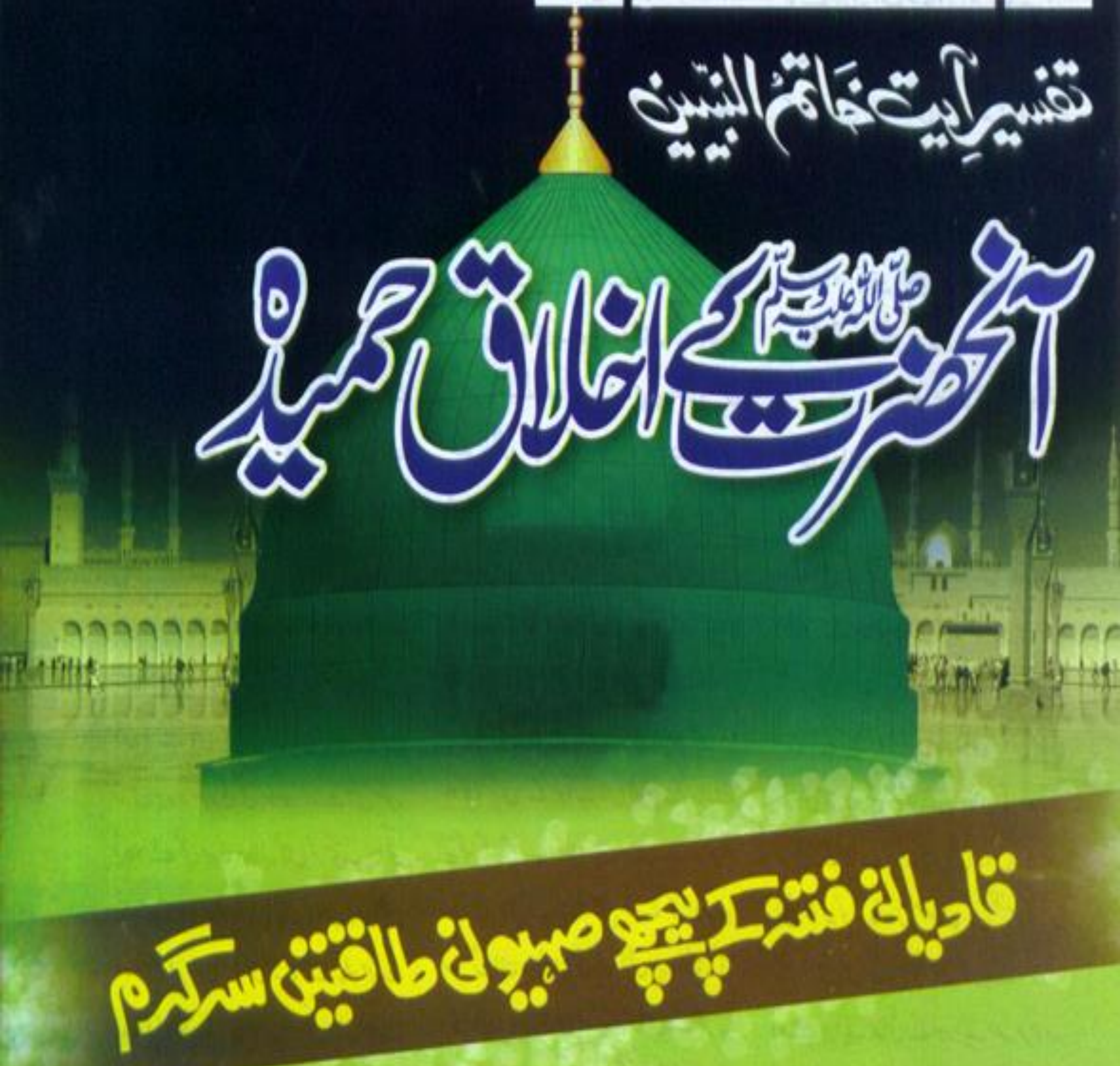

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حمیدہ

قادیانی فتنہ کے پیچھے صیہونی طاقتیں سرگرم

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا محمد اعجاز مصطفی

مہر کی کم سے کم مقدار

ڈاکٹر فیاض احمد، کراچی

س:.... معلوم یہ کرنا ہے کہ مہر فاطمی کتنا بنتا ہے؟ عموماً مہر کتنا ہوتا ہے۔ نیز مہر معجل اور غیر موجل کی وضاحت فرمادیں، عنایت ہوگی۔

ج:.... پانچ سو درہم (ایک سو اکتیس تولہ تین ماشہ چاندی یا اس کی قیمت مہر فاطمی) ہے۔

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے۔ اس سے زائد باہمی رضامندی سے جتنا چاہیں حق مہر طے کرسکتے ہیں۔

''مہر معجل'' جس کی ادائیگی فوراً یا عورت کے مطالبہ پر واجب ہوتی ہے اور ''مہر موجل'' اس کو کہتے ہیں جس کی ادائیگی کے لئے کوئی خاص میعاد مقرر کی گئی ہو اور عورت اس مقرر میعاد سے قبل مہر کا مطالبہ نہیں کرسکتی۔ چنانچہ جس مہر کا مطالبہ فوری کیا جائے اس کو مہر معجل اور جس مہر میں ادائیگی کے لئے کچھ مہلت دے دی جائے اس کو مہر موجل کہتے ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب۔

وراثت کی تقسیم

محمد عمر فاروق، کراچی

س:.... شادی کے کچھ عرصے بعد بیوی کے نام سے گھر خریدا گیا، جس میں شوہر کی رقم، بیوی کے زیور شامل تھے۔ میاں بیوی دونوں بے اولاد تھے، قبضہ و ملکیت دونوں کی تھیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ بیوی ہمیشہ شوہر کے سامنے اور پیچھے بھی یہ کہتی رہی کہ میرے انتقال کے بعد یہ گھر چھوٹے بھائی کے نام پر ہوگا، جس کے عاقل و بالغ گواہ مرد و عورت دونوں موجود ہیں۔ گھر خریدنے کے پانچ سے چھ سال بعد بیوی کا بڑا بھائی اوپر کی منزل پر دو لاکھ کی رقم لگا کر رہائش پذیر ہوا اور یہ رقم لگانے سے پہلے دونوں میاں بیوی سے یہ پوچھا کہ یہ جو رقم لگا رہے ہیں بعد میں کیا ہوگا؟ جس کے جواب میں شوہر کے سامنے یہ کہا کہ ہم بے اولاد ہیں، میرے بعد یہ تم دونوں بھائیوں کے کام آئے گا اور یہ رہائش ان دونوں کی خواہش پر اختیار کی تھی، بیوی کا انتقال ہوگیا اور اس کے تقریباً دو سال بعد شوہر نے بھائی کو گھر خالی کرنے کے لئے کو کہا، کیونکہ وہ دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ اب شرعاً اس گھر کا مالک کون ہے؟ (شوہر یا بیوی کے دو بھائی اور ایک بہن) بیوی کی دو بہنیں اور والدین ان کے انتقال سے پہلے ہی انتقال کرگئے تھے۔ بڑے بھائی نے جو رقم لگائی تھی اس کا کیا ہوگا؟ اس وقت مکان کی قیمت دس لاکھ تھی اور ابھی تیس پینتیس لاکھ ہے۔

ج:.... صورت مسئولہ میں اگر واقعتاً سائل کا بیان درست ہے کہ شوہر نے مکان بیوی کے نام کردیا تھا، قبضہ اور ملکیت بھی دے دی تھی تو ایسی صورت میں بیوی کے انتقال کے بعد یہ مکان شرعاً تمام ورثاء میں تقسیم ہوگا۔ لہٰذا مرحومہ کے کل ترکہ میں سے سب سے پہلے دو لاکھ کی رقم نکال کر اس بھائی کو دی جائے گی، جس نے مکان کی اوپری منزل کے بنانے پر خرچ کی تھی۔ اس کے بعد باقی ترکہ کو شرعاً دس حصوں میں تقسیم کریں گے، جس میں سے پانچ حصے شوہر کے اور دو، دو حصے ہر ایک بھائی کے اور ایک حصہ مرحومہ کی بہن کو ملے گا۔ واللہ اعلم بالصواب

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

کراچی

مجلسِ ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۱ ۲۸صفر تا ۴ ربیع الاول ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/جنوری ۲۰۱۲ء شمارہ:۴

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

اسلامی ملک اور شراب کی برآمد؟	۵	مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ
اسلام ... رواداری اور اتحاد کا علمبردار	۷	ایم اے سیال
آنحضرت ﷺ کے اخلاق حمیدہ	۹	مولانا محمد سلمان منصور پوری
ڈرائیونگ کے آداب	۱۳	محمد فرحان فاروق
تفسیر آیت خاتم النبیین (۳)	۱۵	مولانا غلام رسول دین پوری
قادیانی فتنہ کے پیچھے صیہونی طاقتیں سرگرم	۱۷	غیاث الدین دھام پوری
امراض مرزا قادیانی	۱۹	مولانا نور محمد تاندوی
مرزا قادیانی کے تین جھوٹ (۲)	۲۳	حافظ ادریس علی زئی
ملکی عدالتوں کے تاریخی فیصلے	۲۶	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۷	ادارہ

زرِ تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطی، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک۔ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ:0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

دنیا سے بے رغبتی

دُنیا میں چار آدمیوں کی مثال

اسی طرح عام خیال یہ ہے کہ جس شخص پر کسی نے ظلم کیا ہو، یا اس کی بے عزتی کی ہو، اُس کی عزت خاک میں مل جاتی ہے، چنانچہ لوگ ہتکِ عزت کا انتقام لینا ضروری سمجھتے ہیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حلفاً فرماتے ہیں کہ مظلوم اگر اپنی طرف سے کوئی انتقام نہ لے تو حق تعالیٰ اس کی عزت و وقار میں اضافہ فرماتے ہیں، اور ایسے شریف انسان کی عزت لوگوں کے دلوں میں مستحکم ہوجاتی ہے، اور بسا اوقات خود ظالم بھی نادم و شرمندہ ہوکر اس سے معافی مانگنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ ظالم سے اس کے ظلم کا بدلہ لینا اگرچہ صحیح ہے، اور حدود کے اندر رہتے ہوئے شریعت نے اس کی اجازت بھی دی ہے، مگر یہ سمجھنا بالکل غلط ہے کہ مظلوم اگر انتقام نہ لے بلکہ ظالم کو معاف کردے تو یہ عزت و وقار کے خلاف ہے۔ عزت و وقار ظاہری کر و فر اور شان و شوکت کے مظاہرے کا نام نہیں، بلکہ سچی عزت و عظمت وہ ہے جو دلوں میں راسخ ہو، اس لئے بڑا آدمی وہ نہیں جو لوگوں کو اُن کی گستاخیوں کا مزہ چکھائے، بلکہ بڑا آدمی وہ ہے جو انتقام کی قدرت کے باوجود عفو و درگزر سے کام لے اور اپنے بدترین دشمن اور ظالم کو بھی معاف کردے۔

یہاں ایک اور نکتہ بھی لائقِ توجہ ہے، جو عام انسانوں کی نظر سے اوجھل ہے، وہ یہ کہ جو شخص ظالم سے انتقام لینے کی ٹھان لے حق تعالیٰ شانہٗ اس کا معاملہ اس کے سپرد فرمادیتے ہیں، اور جو شخص محض رضائے الٰہی کے لئے صبر سے کام لے اور انتقام سے دست کش ہوجائے، حق تعالیٰ، ظالم سے اس کا انتقام خود لیتے ہیں۔

تیسری بات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حلفاً فرمائی وہ یہ کہ جب کوئی بندہ مخلوق سے مانگنے کا دروازہ کھول لیتا ہے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس پر غنا اور سیر چشمی کا دروازہ بند کردیتے ہیں، اور فقر و احتیاج کا دروازہ اس پر کھول دیتے ہیں۔

یہ بات بھی عام انسانوں کی روش کے خلاف ہے، عموماً مخلوق سے جو سوال کیا جاتا ہے وہ یہ سمجھ کر کیا جاتا ہے کہ فقر و غربت کا مداوا ہوگا، مگر مانگنے کی علت جس شخص کو لگ جاتی ہے، تجربہ اور مشاہدہ بتاتا ہے کہ اس کا فقر ختم نہیں ہوتا بلکہ اس میں روز افزوں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت نے سوال کرنے کی اجازت صرف مجبوری اور اضطرار کی حالت میں دی ہے، گدائی کو پیشہ اور ذریعہ معاش بنالینا شریعت کی نظر میں حرام اور ذلیل ترین جرم ہے، بلکہ جس شخص کے بارے میں معلوم ہو کہ بھیک مانگنا اس کا پیشہ ہے، اس کو دینا بھی جائز نہیں۔

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چار اشخاص کا تذکرہ فرمایا ہے، ایک وہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال و دولت بھی عطا فرمایا ہے اور علم کی دولت سے بھی نوازا ہے، وہ مال کے حاصل کرنے اور اس کے خرچ کرنے میں اَحکامِ الٰہیہ کی پابندی کرتا ہے، مال کو حق تعالیٰ شانہٗ کی امانت سمجھ کر کارِ خیر میں صَرف کرتا ہے، اس کے حق میں مال سراپا رحمت اور آخرت کے اَجر و ثواب کا ذریعہ ہے۔ ایک دُوسرا

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

شخص ہے جسے علم کی دولت تو نصیب ہے مگر مال سے محروم ہے، یہ اس پہلے شخص کے اچھے کاموں پر رشک کرتا ہے اور یہ نیت رکھتا ہے کہ اگر اسے بھی مال میسر آتا تو وہ بھی اسی طرح کارِ خیر میں خرچ کرتا۔ پہلے شخص کو گو نیک عمل کا ثواب ملے گا، مگر حسنِ نیت میں چونکہ دونوں شریک ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ اس کو بھی اچھی نیت پر اَجر عطا کریں گے۔

اس کے برعکس ایک شخص وہ ہے جو مال و دولت سے بہرہ ور ہے، مگر علم و عقل کی دولت سے محروم ہے، وہ مال و دولت کو عطیۂ خداوندی سمجھنے کے بجائے اپنا موروثی حق یا اپنی عقل و ذہانت کا کرشمہ سمجھتا ہے، اس لئے نہ وہ مال کمانے میں حلال و حرام کی پروا کرتا ہے، اور نہ مال خرچ کرنے میں اَحکامِ الٰہیہ کی پابندی کرتا ہے، نہ فقراء و مساکین اور محتاجوں کا حق ادا کرتا ہے، نہ عزیز و اقارب کی مدد و اعانت کرتا ہے، اس کا مال اکثر و بیشتر خواہشات کے پورا کرنے اور جھوٹی نمائش کے ذریعے عزت و وقار کے موہوم مینار کھڑے کرنے میں خرچ ہوتا ہے، ایسے شخص کے لئے یہ مال وبالِ جان ہوگا اور قیامت کے دن اس کو اپنی غلط کاریوں کا خمیازہ بھگتنا ہوگا۔

ایک اور شخص ہے جو مال اور علم دونوں سے محروم ہے، وہ اس دُنیادار کے کر و فر کو دیکھ کر رال ٹپکاتا ہے کہ اگر اسے بھی ذرائع میسر آتے تو وہ بھی اسی طرح دادِ عیش دیتا اور اسی طرح مال کو نفس پرستی میں خرچ کرتا، یہ شخص اپنی جاہلانہ خواہش اور غلط نیت کی بنا پر گنہگار ہوگا، کیونکہ غلط کام اگرچہ نہیں کرسکا، مگر غلط روی کا عزمِ مصمم اس کے دل میں بھی موجزن ہے۔ ☆☆

اداریہ

محمد اعجاز مصطفیٰ

اسلامی ملک اور شراب کی برآمد؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ!

پاکستان بنتے ہی دین و مذہب سے بیزار اور نالاں لوگوں نے اس ملک کو نہ صرف یہ کہ یرغمال بنالیا، بلکہ اس ملک کے بڑے بڑے عہدوں اور مناصب پر پنجے گاڑھ کر بیٹھ گئے اور ہمیشہ دین مخالف پالیسوں اور منصوبوں کو اس ملک پر مسلط کرنے کی منحوس اور ناروا کوششیں کرتے رہے۔

جس ملک کی اساس ہی ''لا الہ الا اللّٰہ'' پر رکھی گئی اور پاکستان کا مطلب کیا: ''لا الہ الا اللّٰہ'' جیسا نعرہ عوام کو دیا گیا، اس ملک کے بنتے ہی ایک قادیانی ظفر اللہ کو اس ملک پر مسلط کیا گیا، جس نے وزارت خارجہ کے بل بوتے پر سفارت خانوں میں چن چن کر قادیانیوں کو نوکر اور ملازم لگا کر پوری دنیا کے پاکستانی سفارت خانوں میں قادیانیت کا لٹریچر تقسیم کرایا، اسی پر بس نہیں بلکہ پاکستان کے اکثر و بیشتر اداروں میں ان قادیانیوں کو پیش بندی کے طور پر مخفی اور ظاہری ہر دو طریقوں سے کھپایا اور بھرتی کرایا گیا۔

اسی کا شاخسانہ تھا کہ جن مسلمانوں کے آباؤ اجداد نے ملک کی خاطر گردنیں کٹوائیں، قربانیاں دیں اور بچے یتیم کروائے، جب انہوں نے آقائے نامدار، اولین و آخرین کے سردار، خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کا مطالبہ کیا تو انہیں گولیوں سے بھون دیا گیا اور لاہور کی سڑکوں پر دس ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد بھی اس گروہ نے اپنی ناپاک سرگرمیوں کو جاری و ساری رکھا، حالات کا دھارا بدلتے دیکھ کر پیپلز پارٹی کے بانی اور سربراہ جناب ذوالفقار علی بھٹو کا قرب حاصل کیا اور انہیں اپنی جماعت کی حمایت اور تعاون کی پیشکش کی۔

قادیانیوں کی اپنی حماقت کی بنا پر ان کے خلاف تحریک چلی اور وہ تحریک پھیلتے پھیلتے پارلیمنٹ تک جا پہنچی، پارلیمنٹ نے ان کے اس وقت کے خلیفہ مرزا ناصر قادیانی کو بلایا، اسے سنا، ان کے عقائد پر بحث کی اور ان کے خلاف اسلام عقائد کی بنیاد پر متفقہ طور پر پارلیمنٹ نے انہیں غیر مسلم قرار دیا، تو یہ قادیانی گروہ اس وقت کے وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کا دشمن ہو گیا اور وقت آنے پر مسعود محمود قادیانی نے وعدہ معاف گواہ بن کر ان کو تختہ دار تک جا پہنچایا اور ان کی سزائے موت پر قادیانیوں نے خوشی کے شادیانے بجائے اور مٹھائیاں تقسیم کیں، ان کا بغض و عداوت اور انتقام کی آگ اس پر ٹھنڈی نہیں ہوئی، بلکہ اس گروہ نے ہر دور میں بھٹو خاندان اور پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کیں۔

حالیہ دنوں میں میمو اسکینڈل کا ہوا کھڑا کرنے والے شخص منصور اعجاز کو ہر آدمی جانتا ہے کہ وہ ایک سکہ بند قادیانی ہے اور حکمرانوں کے بقول اسی کی

سازش اور شرارت نے ہمارے ملک پاکستان کو مشکل حالات میں لا کھڑا کیا ہے۔ افسوس ہے حکمران طبقے اور خصوصاً پاکستان کے سابق سفیر برائے امریکا جناب حسین حقانی پر کہ جس گروہ کے ایک فرد نے ہمارے ملک اور حکمرانوں کو اس مصیبت میں ڈالا ہے، اسی گروہ کی ایک خاتون عاصمہ جہانگیر کو اس مقدمہ میں وکیل بنایا گیا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کو یا آپ کے ملک کو اس پریشانی سے نکالنے کی کوئی مثبت کوشش اور جدوجہد کریں گے؟

”ایں خیال است ومحال است وجنون“

اور اب تازہ شاہکار کہ ہمارے ملک کی وزارت تجارت نے جس کا قلمدان جناب مخدوم امین فہیم کے پاس ہے، اس نے اسلامی جمہوریہ پاکستان سے شراب برآمد کرنے کا حکم نامہ جاری کردیا ہے۔ تفصیل اس خبر میں ملاحظہ ہو:

”کراچی (سالک مجید/ وقائع نگار) پاکستان سے اب شراب بھارت کو برآمد کی جاسکے گی، کیونکہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے جمعہ کے روز ایک حکم نامہ کے ذریعے پاکستان سے شراب برآمد کرنے کی پابندی اٹھالی ہے اور وزارت تجارت نے ایکسپورٹ آرڈر میں ترمیم کا ایس آر او جاری کردیا ہے، مذکورہ ایس آر او کے اجراء پر پاکستان شراب تیار کرنے والی لائسنس یافتہ کمپنیوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی ہے، اب بھارت سمیت تمام غیر مسلم ملکوں کو اسلامی جمہوریہ پاکستان سے شراب ایکسپورٹ کی جاسکے گی، البتہ او آئی سی کے رکن ۵۷ اسلامی ملکوں کو شراب پاکستان سے برآمد نہیں کی جاسکے گی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق پاکستان میں تیار کی جانے والی شراب کی انٹرنیشنل مارکیٹ میں کافی ڈیمانڈ موجود ہے اور لائسنس یافتہ شراب ساز کمپنیاں کافی عرصے سے شراب ایکسپورٹ کرنے کی کوششیں کررہی تھیں لیکن مختلف ادوار میں حکومتی سطح پر اجازت نہیں مل رہی تھی، پیپلز پارٹی کی سابقہ حکومتوں نے بھی اس کی اجازت نہیں دی تھی، بے نظیر بھٹو کے دونوں ادوار میں اس پر پابندی برقرار رکھی گئی تھی، جنرل پرویز مشرف کے دور میں بھی اس پر پابندی برقرار رہی لیکن پیپلز پارٹی کی موجودہ حکومت نے شراب ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دے دی ہے، بظاہر اسے قیمتی زرمبادلہ کے حصول کا ذریعہ بتایا جارہا ہے موجودہ وزیر تجارت مخدوم امین فہیم کشمیر کمیٹی کے اجلاس میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے پہلے ہی تنقید کا نشانہ بنے ہوئے ہیں اور ان پر بھارت نوازی کا الزام لگایا جارہا ہے، اب ان کی وزارت تجارت نے شراب پاکستان سے ایکسپورٹ کرنے کی اجازت دے دی ہے، جس کے ذریعے شراب بھارت کو بھی ایکسپورٹ کی جاسکے گی۔“ (روزنامہ نوائے وقت کراچی، ۳۱/ دسمبر ۲۰۱۱ء)

شریعت کی رو سے شراب، اس کا پینے والا، پلانے والا، بیچنے والا، خریدنے والا، لانے والا، منگوانے والا، کشید کرنے والا، کشید کرانے والا، یہ سب ملعون ہیں۔ اسی طرح شریعت کا یہ بھی حکم ہے کہ مسلمان کے لئے جس چیز کا بیچنا حلال اور جائز نہیں، اس کی قیمت لینا بھی مسلمان کے حق میں جائز نہیں۔ عوام یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کیا کوئی مسلمان وزیر، جمعہ جیسے بابرکت دن میں شراب جیسی ملعون اور حرام چیز کی برآمد کا آرڈر بھی جاری کرسکتا ہے؟

قادیانیوں کی بھٹو خاندان سے دشمنی اور اسلام مخالف عقائد کی بنیاد پر عوام یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ جس ام الخبائث پر جناب ذوالفقار علی بھٹو نے ۱۹۷۷ء میں پابندی لگائی تھی، آج اس جماعت کی حکومت میں چھپے ہوئے ان قادیانیوں نے نہ صرف یہ کہ شراب کی اس پابندی کو اس آرڈر کے ذریعے اپنے پاؤں تلے روند ڈالا، بلکہ پاکستان جیسے اسلامی ملک سے غیر مسلم ممالک کو شراب برآمد کرنے کی اجازت اور حکم نامہ بھی جاری کرالیا۔ شراب برآمد کا آرڈر اور حکم نامہ اس حکومت کے خلاف سازش اور حکمرانوں کو مزید مشکلات میں ڈالنے کے مترادف ہے۔

پاکستان کی مسلم عوام کا یہ مطالبہ ہے کہ نہ صرف یہ کہ اس آرڈر کو منسوخ کیا جائے، بلکہ پاکستان بھر میں شراب سازی کے لئے بنائی گئی تمام بھٹیوں کو بھی فی الفور ختم کیا جائے تاکہ ایک اسلامی ملک کا معاشرہ اور افراد شرابی بننے اور اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچ سکیں۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اسلام... رواداری اور اتحاد کا علمبردار!

ایم اے سیال

فی زمانہ ہم تاریخ کے ایک نازک اور پُر خطر دور سے گزر رہے ہیں، ایک طرف ہمیں معاشی بدحالی کا سامنا ہے، دوسری جانب چاروں اطراف سے دشمن ہمیں مٹانے کے لئے گھات لگائے بیٹھا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ معاشی، معاشرتی، علمی، سیاسی، اخلاقی، اقتصادی ترقی اور سرحدی دفاع کا دارومدار اندرونی امن و امان پر منحصر ہے۔ ہمارے اندرونی امن وامان کی حالت یہ ہے کہ ہم لسانی، صوبائی، نسلی، مذہبی اور فرقہ وارانہ تعصبات کی وجہ سے ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔

اگر یہ کہا جائے کہ غیر مسلم دنیا اس خطۂ ارضی کو قلعۂ اسلام سمجھتے ہوئے اس کی دین پرستی کو زک پہنچانے اور جغرافیائی حدود کو سمیٹنے کے لئے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر رہی ہے، تو مبالغہ نہ ہوگا۔ یہ معمول کا مشاہدہ ہے کہ اگر لسانی فسادات کی آگ بجھتی ہے تو علاقائی تعصبات سر اٹھانے لگتے ہیں، اگر علاقائی اختلافات ختم ہوتے ہیں تو پھر مذہبی تنازعات کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ یہ ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو عرصۂ دراز سے رواں ہے اور کسی بھی سطح پر ختم ہوتا ہوا نظر نہیں آتا۔ ان تمام تعصبات میں سب سے زیادہ تکلیف دہ امر مذہبی فرقہ واریت ہے۔ اس کی آڑ میں قتل و غارت کا یہ عالم ہے کہ مساجد اور عبادت گاہیں تک محفوظ نہیں رہیں۔ مذہبی فرقہ واریت ہماری بنیادوں کو گھن کی طرح چاٹ رہی ہے۔

یہ بات قابل اعتراف ہے کہ علاقائی اور لسانی اختلافات ہر علاقے اور ہر قوم میں ہر زمانے میں رہے ہیں۔ پاکستان بھی چونکہ کثیر الاقوام اور مختلف تہذیبوں کا حامل ملک ہے۔ لہٰذا مذکورہ بالا اختلافات کی بنا پر پاکستانی قوم کا اختلاف میں پڑنا قابل تسلیم بات ہے۔ لیکن علاقائی، لسانی اور ثقافتی تمام تر اختلافات کے باوجود پاکستانی قوم ایک قدر مشترک رکھتی ہے اور وہ ہے ''ایمان'' ایمان کی بنا پر مذکورہ بالا تمام اختلافات کو پیروں تلے روندا جاسکتا ہے اور اسی ایمانی اشتراک کی بنا پر پاکستانی قوم کو ایک پلیٹ فارم پر لانا قطعاً دشوار نہیں۔

یہ ایک اٹل حقیقت ہے کہ ہم خیال اور ہم عقائد لوگ ہمیشہ اکٹھے رہتے ہیں خواہ ان کے عقائد باطل ہی کیوں نہ ہوں۔ اگر باطل خیالات مشترک ہونے یا ہم عملی کی بنا پر بین الاقوامی برادری قائم ہو سکتی ہے تو پھر عقائد و نظریات حقہ میں اشتراک کی بنا پر بین الاقوامی برادری کیونکر قائم نہیں ہو سکتی؟ حالانکہ عقیدہ کام اور پیشے کے مقابلے میں زیادہ قوی ہے اور ہم عقائد لوگوں کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں اہم راہ ہے۔ اس حقیقت کو عالمی قوتیں بھی خوب سمجھتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ہمیں ایمان و اسلام کی بنا پر لڑانے کے لئے سب سے زیادہ کوشش کی جاتی ہے۔ مگر صد افسوس کہ ہم ایسے ناعاقبت اندیش ہیں کہ بین الاقوامی، ملکی اور صوبائی سطح پر تو کجا، علاقے، محلے اور مسجد کی سطح پر بھی مواخات قائم نہیں کر سکتے۔

یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ اجتماعیت ترقی اور کامرانی کی ضامن ہے اور انفرادیت زوال و پستی کی طرف دھکیلتی ہے۔ اس لئے مخالفین ہمیں اجتماعیت کے میدان سے نکال کر انفرادیت کے تاریک گلی کوچوں میں لاکھڑا کرکے اپنے مذموم مقاصد حاصل کرنے میں کامیاب ہوگئے ہیں۔ انفرادیت کے نقصانات اور اجتماعیت کے فوائد کو درج ذیل مثالوں سے بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ مثلاً ایک کمزور دھاگا جسے توڑنا ایک مکڑی کے لئے بھی دشوار نہیں ہوتا، وہی کمزور دھاگا جب اجتماعی شکل اختیار کرلیتا ہے تو اس کے ذریعے طاقتور ترین جانور اونٹ، ہاتھی، اور شیر وغیرہ تک کو گرفت میں لایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح پانی کی ایک بوند تنہا ہو تو زمین پر گرتے ہی اپنا وجود کھو بیٹھتی ہے اور اجتماعی حالت میں یہی قطرات آب ایسے منہ زور سیلاب کا روپ دھار لیتے ہیں کہ بڑے بڑے مضبوط بند بھی اس سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہوجاتے ہیں۔ ریت کا ایک ذرہ تنہا ہو تو اپنے وجود کا احساس تک نہیں دلاسکتا اور اجتماعی صورت میں وہی بے نام ونشان ذرات ایسے ریگستان کی شکل اختیار کرلیتے ہیں کہ جسے عبور کرتے ہوئے بڑے بڑے راہ گزاروں کے اوسان خطا ہوجاتے ہیں۔ مگر افسوس کہ عالمگیر اخوت و بھائی چارے کو قائم کرنے کی ذمہ دار قوم بے مقصد و بے فائدہ مسائل میں الجھ کر پارہ پارہ ہوتی جارہی ہے اور اپنی تباہی کا احساس تک نہیں کررہی۔

جس دین نے ہمیں وحدت کی ڈور کا موتی

قرار دیا، جس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی، عجمی، سرخ وسفید، امیر، غریب، گورے، کالے کے فرق کو مٹا کر ہمیں مواخات کے رشتے میں منسلک کیا، آج ہم اسی دین اور اسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا لڑ جھگڑ رہے ہیں۔

قرآن وحدیث میں ہمیں اتحاد واتفاق سے رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ باہم جھگڑنے اور منتشر ہونے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے مگر ہم ہیں کہ قرآنی احکامات کو پس پشت ڈال کر خواہشات کے غلام بن کر شیطانی راہوں پر آنکھیں بند کئے چلے جارہے ہیں۔ ذیل میں چند آیات قرآنیہ بطور مثال پیش کی جاتی ہیں جو اتحاد واتفاق پر دلالت کرتی ہیں۔ مثلاً:

''بے شک تم ایک امت ہو اور میں تمہارا رب ہوں، بس تم میری ہی عبادت کرو۔'' (القرآن)

ایک اور مقام پر اس انداز میں دعوت اتحاد دی: ''تم سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقے میں نہ پڑو۔'' (القرآن)

''باہمی جھگڑوں سے بچو، اگر جھگڑوگے تو تم پست ہمت ہوجاؤگے اور تمہارا رعب ودبدبہ جاتا رہے گا۔'' (الانفال:۴۶)

''مومن تو آپس میں صرف بھائی بھائی ہی ہیں۔'' (الحجرات:۱۰)

ایک اور مقام پر ہمیں متحد رہنے کی تلقین فرماتے ہوئے ہماری تخلیق کا ذکر فرمایا کہ: ''اے لوگو! ڈرو اپنے رب سے جس نے تمہیں ایک ہی جان سے پیدا فرمایا۔'' (القرآن)

چونکہ طنز کرنے سے اختلاف پیدا ہوتا ہے اور اختلاف کی وجہ سے اتحاد کی جگہ تفرقہ بازی جنم لیتی ہے، اس لئے تفرقہ بازی کے تمام ابواب بند کرنے کے لئے ایک دوسرے پر طنز کرنے سے سختی سے منع فرمادیا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اے ایمان والو! تم میں سے ایک قوم دوسری قوم کا مذاق نہ اڑائے، شاید کہ وہ (جن کا مذاق اڑایا جارہا ہے) بہتر ہوں (مذاق اڑانے والوں سے) اور نہ ہی عورتیں ایک دوسرے کا مذاق اڑائیں شاید کہ وہ بہتر ہوں ان سے۔'' (القرآن)

ان حوالہ دی گئی آیات کے علاوہ متعدد آیات قرآنیہ اس مفہوم کی ترجمان ہیں۔ اتحاد امت کے لئے نہ صرف قرآن داعی ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو متحد رہنے کی تلقین فرماتے رہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو وہاں دو آدمی ایک آیت کے بارے میں اختلاف کررہے تھے، آپؐ اس وقت حجرے سے باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرۂ مبارک متغیر تھا اور آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''تم سے پہلے کے لوگ کتاب الٰہی میں اختلاف کرنے کی وجہ سے ہلاک ہوگئے۔'' (مشکوٰۃ) ☆☆

سہ روزہ ردِ قادیانیت کورس نواب شاہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۲۷ تا ۲۹ دسمبر ۲۰۱۱ء کو دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کبیر مسجد نواب شاہ میں ''ردِ قادیانیت کورس'' منعقد کیا گیا۔ کورس کا دورانیہ بعد نماز مغرب تا رات ۹ بجے تک طے کیا گیا۔ کورس کا آغاز ۲۷/دسمبر ۲۰۱۱ء کیم صفر المظفر بروز منگل بعد نماز مغرب ہوا۔ تلاوت کلام پاک قاری عطاء الرحمن مدنی نے کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے اس کورس کی افادیت واہمیت اور غرض وغایت بیان کی۔ اس کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ''اوصاف نبوت اور مرزا قادیانی'' کے عنوان پر تفصیل سے گفتگو کی اور حوالہ جات نوٹ کرائے۔ دوسرے دن ۲۸/دسمبر ۲۰۱۱ء بروز بدھ بعد نماز مغرب ابتدائی بیان مولانا قاری محمد امجد مدنی نے کیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت رحیم یار خان کے مرکزی مبلغ مفتی محمد راشد مدنی نے ''عیسائیت اور قادیانیت کے دجل'' کے موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی اور حوالہ جات نوٹ کرائے۔ تیسرے دن ۲۹/دسمبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے عقیدۂ ختم نبوت کا ثبوت قرآن واحادیث سے بیان کیا اور تحفظ ختم نبوت کے کام کی اہمیت اور ضرورت بیان کرتے ہوئے شرکائے کورس کو اس اہم فریضہ کے لئے بھرپور محنت وکوشش کرنے کی تلقین کی۔ ان تینوں دنوں میں پروگرام کے آخر میں سوال وجواب کی نشست مقرر کی گئی، جس میں کورس کے شرکاء نے قادیانیت، عیسائیت کے متعلق مختلف سوالات کئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے حضرات مناظرین نے ان کے تسلی بخش جوابات دیئے۔ اس سہ روزہ ردِ قادیانیت کورس میں تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے ۲۵۰ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ شرکاء کورس کو کاغذ اور قلم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے فراہم کئے گئے۔ کورس میں شریک حضرات کے لئے تینوں دن کھانے کا بھی بندوبست کیا گیا۔ کورس کے شرکاء نے ماہنامہ لولاک ہفت روزہ ختم نبوت بھی جاری کروائے۔ اختتامی دعا مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے کرائی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاقِ حمیدہ

مولانا محمد سلمان منصور پوری

اللہ تعالیٰ نے ہمارے آقا، سرور کائنات، فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام کائنات میں سب سے اعلیٰ اور کامل اخلاق فاضلہ سے سرفراز فرمایا تھا، آپ نے اپنے شاندار اخلاق اور کردار سے دنیا کو انسانیت کا درس دیا، ظلم وعداوت، بربریت، بے حیائی اور بدکرداری کی تاریک فضاؤں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عدل وانصاف، رأفت ورحمت، عفت وعصمت، پاکیزگی، پاکبازی اور اخلاق ومروت کی ایسی شاندار تعلیمات پیش کیں کہ دنیا حیرت زدہ رہ گئی، جہالت کی تاریکیاں چھٹ گئیں، ظلم وبربریت کی مہیب گھٹائیں ''ھباءً منثورا'' ہوگئیں اور سارا عالم آپ کے صاف ستھرے کردار کی روشنی سے منور ہوگیا، یہی آپ کی بعثت کا اہم ترین مقصد تھا، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''ان اللّٰہ بعثنی لاتمم حسن الاخلاق۔''

(موطا امام مالک، کتاب حسن الخلق، ٥٦٨٠)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لئے مبعوث فرمایا ہے تاکہ میں عمدہ اور شاندار اخلاق کو مکمل کردوں۔''

''وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم''

(القلم:٤)

ترجمہ: ''اور بے شک آپ اخلاق کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں۔''

نیز آپ کی پوری حیات طیبہ قرآن مقدس کی اخلاقی تعلیمات کی عملی تفسیر تھی، چنانچہ جب حضرات صحابہ کرامؓ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ کے بارے میں سوال کیا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا: ''کان خلقہ القرآن۔'' (مسلم شریف، حدیث:٧٤٦) یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق فاضلہ قرآن مقدس کی روشن تعلیمات ہی کا عکس جمیل تھے۔

جامع الاخلاق:

چالیس سال کی عمر مبارک میں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حرا میں پہلی مرتبہ وحی نازل ہوئی اور اس موقع پر پیش آمدہ صورتحال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فطری طور پر متاثر ہوکر گھر تشریف لائے اور سارا واقعہ اپنی حرم محترم ام المومنین سیدتنا حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے بیان فرمایا تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کمال فراست کا ثبوت دیا اور آپ کو تسلی دینے کے لئے آپ کے شاندار اخلاق فاضلہ کو یاد دلاتے ہوئے فرمایا:

ترجمہ: ''ہرگز نہیں! آپ خوشخبری قبول فرمایئے، قسم بخدا! اللہ تعالیٰ آپ کو کبھی رسوا نہ فرمائے گا، اللہ کی قسم! آپ صلہ رحمی فرماتے ہیں، سچ بولتے ہیں، مصیبت زدہ کا بوجھ اٹھاتے ہیں، لاچاروں کو کما کر دیتے ہیں، مہمان نوازی فرماتے ہیں اور ناگہانی حادثات میں متاثرین کی مدد فرماتے ہیں۔'' (مسلم شریف١/٨٨)

ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے یہ الفاظ بتارہے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ہی اخلاق حسنہ کے سانچہ میں ڈھالی گئی تھی اور فطری طور پر آپ اخلاق فاضلہ کا پیکر تھے۔ صلی اللّٰہ علیہ الف الف مرۃ وسلم تسلیماً۔

انسانیت کے نجات دہندہ:

جب مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں سے تنگ آکر بعض حضرات صحابہ کرامؓ نے پیغمبر علیہ السلام کی اجازت سے مکہ معظمہ سے حبشہ کی طرف ہجرت فرمائی تو مشرکین نے انہیں واپس لانے کے لئے اپنا ایک سفارتی وفد حبشہ کے بادشاہ ''اصحمہ نجاشی'' کے پاس بھیجا، جس نے بادشاہ سے ملاقات کرکے مہاجرین صحابہ کرامؓ کی واپسی کا مطالبہ کیا، اس موقع پر نجاشی نے تحقیق حال کے لئے صحابہ کرامؓ کو اپنے دربار میں بلایا اور ان سے سوال کیا کہ آخر تم لوگوں نے اپنا دین کیوں تبدیل کیا؟ اور اگر تبدیل ہی کرنا تھا تو تم یہود یا نصرانی کیوں نہیں بنے؟ تم نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اپنا رہنما کیوں بنایا؟ تو جواب میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے نہایت قوت سے پیغمبر علیہ السلام کی شاندار اخلاقی تعلیمات کا تعارف اس طرح کرایا:

''جناب بادشاہ! بات یہ ہے کہ ہم لوگ شرک پر جمے ہوئے تھے، ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے اور مردار کھایا کرتے تھے اور پڑوسیوں کے ساتھ بُرا سلوک کرتے تھے اور ہم لوگ حرام

کاموں مثلاً قتل وغارت گری وغیرہ کو حلال سمجھتے تھے، ہمارے اندر سے حلال وحرام کا تصور مٹ چکا تھا، ان سنگین اخلاقی حالات میں اللہ تعالیٰ نے خود ہمارے ہی قبیلہ میں سے ایک نبی مبعوث فرمایا، جس کی وفاداری، سچائی اور امانت ودیانت سے ہم واقف ہیں، چنانچہ انہوں نے ہمیں اللہ رب العالمین کی طرف آنے کی دعوت دی تاکہ ہم اللہ کی وحدانیت پر یقین کریں اور صرف اسی کی عبادت کیا کریں اور ہم ان پتھروں اور بتوں کی پوجا کرنا چھوڑ دیں جن کو ہمارے آباؤ اجداد پوجا کرتے تھے اور اس نبی نے ہمیں سچ بولنے، امانت ادا کرنے، رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنے، پڑوسیوں پر احسان کرنے اور حرام کاموں اور قتل وقتال سے بچنے کا حکم دیا اور ہمیں بے حیائی کے کام کرنے، جھوٹ بولنے، یتیم کا مال ہڑپنے اور پاک باز عورتوں پر بدی کی تہمت لگانے سے منع فرمایا اور ہمیں اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانے اور نماز، زکوٰۃ اور روزے کا حکم فرمایا۔"

(البدایہ والنہایہ ۳/۸۰، ۸۱)

سیدنا حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے مذکورہ شاندار تعارفی کلمات سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقی مقام کا بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

سراپا شفقت:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سراپا شفیق اور مہربان تھے، عام طور پر لوگ اپنے خدام اور ملازمین کے ساتھ سختی کا برتاؤ کرتے ہیں لیکن پیغمبر علیہ السلام کا اپنے خدام کے ساتھ کیا برتاؤ تھا؟ خادم رسول سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ کی زبانی سنئے، فرماتے ہیں:

"میں نے پیغمبر علیہ السلام کی دس سال تک خدمت کا شرف حاصل کیا، قسم بخدا! اس عرصہ میں کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے "اف" تک نہیں کہا، حتی کہ یہ بھی نہیں کہا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا؟ اور یہ کام تم نے کیوں نہیں کیا؟" (مسلم شریف ۲/۲۵۳)

اسی طرح آدمی جب بڑا ہو جاتا ہے تو وہ عموماً دوسروں کے بچوں کے منہ لگنا پسند نہیں کرتا، مگر پیغمبر علیہ السلام سب بچوں سے شفقت کا معاملہ فرماتے تھے، خود ان کو سلام کرنے میں پہل فرماتے اور ان کے چہروں اور سروں پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے تھے، حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"میں نے ایک دن فجر کی نماز پیغمبر علیہ السلام کے ساتھ ادا کی پھر آپ اپنے دولت خانہ کی طرف تشریف لے چلے تو راستہ میں بچوں نے آپ کا استقبال کیا تو آپ نے ایک ایک بچہ کے رخسار پر پیار کا ہاتھ پھیرا، اور خود میرے رخساروں پر بھی ہاتھ رکھا تو میں نے آپ کے دست مبارک کی ٹھنڈک اور خوشبو محسوس کی گویا کہ ابھی آپ نے دست مبارک کسی عطر فروش کی ڈبیا سے نکالا ہے۔" (مسلم شریف ۲/۲۵۶)

ظاہر ہے کہ آپ کے اس برتاؤ کی وجہ سے ان بچوں کے دلوں میں پیغمبر علیہ السلام کی محبت کس قدر جاگزیں ہوتی ہوگی اس کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ صلی اللّٰہ علیہ الف الف مرۃ وسلم تسلیماً۔

منبع جود وسخا:

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اعلیٰ درجہ کے سخی تھے اور رمضان المبارک میں تو اس سخاوت کا ٹھکانا نہیں رہتا تھا، گویا کہ سخاوت کی پُرلطف ہوائیں چل رہی ہوں، کبھی آپ نے کسی سائل کو "نہیں" کہہ کر محروم نہیں فرمایا۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۳) بعض مرتبہ اگر اپنے پاس دینے کو نہ ہوا تو قرض لے کر سائل کی ضرورت پوری فرمائی (مکارم الاخلاق: ۲۵۴) متعدد مرتبہ ایسے واقعات پیش آئے کہ بعض دیہاتیوں نے آپ کی چادر پکڑ کر کھینچ لی اور آپ سے امداد کا مطالبہ کیا، آپ ﷺ نے اس نامناسب طرز عمل کے باوجود انہیں اپنی عطا سے محروم نہیں کیا بلکہ ان کے مطالبہ کو پورا فرمایا۔ (مکارم الاخلاق: ۲۲۸)

اور ایک مرتبہ ایک نومسلم شخص کو اس قدر بکریاں عطا فرمائیں کہ سارا میدان بکریوں سے بھر گیا، اس نومسلم نے اپنی قوم میں جاکر کہا کہ اسلام لے آؤ! اس لئے کہ پیغمبر علیہ السلام کی بخشش اس قدر ہے کہ بس پھر زندگی بھر فقر وفاقہ کا کوئی اندیشہ نہیں۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۳، الترغیب والترہیب للیافعی: ۸۷)

پیکر شرم وحیا:

سرور کائنات فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت اعلیٰ درجہ کے باحیا شخص تھے، بلکہ یوں کہئے کہ آپ کو صفت حیا کا مبلغ بنا کر ہی اللہ کی طرف سے بھیجا گیا تھا، آپ نے شرم وحیا کو اسلام کی امتیازی خوبی قرار دیا ہے۔ (شعب الایمان ۲/۱۳۹) اور اس صفت کو ایمان واسلام کا لازم بتایا ہے۔ (شعب الایمان ۶/۱۴۰) چنانچہ خود آپ کی زندگی شرم وحیا کا مقدس عنوان تھی، حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں:

"پیغمبر علیہ السلام کنواری نئی نویلی دلہن سے بھی زیادہ شرم وحیا سے متصف تھے اور جب آپ کو کسی بات پر ناگواری ہوتی تو ہمیں آپ کا چہرہ دیکھ کر ہی اس کا اندازہ ہو جایا کرتا تھا۔"

(مسلم شریف ۲/۲۵۵)

صلی اللّٰہ علیہ الف الف مرۃ وسلم تسلیماً۔

رحمت عالم:

چشم فلک سے کبھی وہ اندوہناک منظر اوجھل نہیں ہوسکتا، جب طائف کی سرزمین پر محبوب رب

العالمین ﷺ کے جسم اطہر (فداہ ابی وامی) کو لہولہان کیا جارہا تھا، اوباش لڑکوں اور غنڈوں کا ٹولہ مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے در پے آزار تھا، پوشاک مبارک اور نعلین شریفین خون سے تربتر تھے، ایسے میں دل کے اندر جتنے بھی انتقامی جذبات آتے کم ہی کم تھے، لیکن قربان جایئے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ ان گستاخوں، ظالموں اور بدکرداروں کے بارے میں جوابی کارروائی تو درکنار کوئی بددعائیہ جملہ بھی زبان پر نہ لائے، حتیٰ کہ جب پہاڑوں پر مامور فرشتہ نے دست بستہ آکر عرض کیا کہ حضرت! اگر حکم ہوتو ابھی ان گستاخ اہل طائف کو انہی دونوں پہاڑوں کو ملا کر کچل دیا جائے اور ان کا نام ونشان مٹادیا جائے، تو پیغمبر علیہ السلام نے جو جواب دیا، وہ دنیائے انسانیت کی تاریخ میں لعل وگوہر بن کر ثبت ہوگیا، آپ گویا ہوئے:

’’(میں ان کی تباہی نہیں چاہتا) بلکہ مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی نسلوں میں ایسے افراد پیدا فرمائے گا جو ایک اللہ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دیں گے۔‘‘

(بخاری شریف، مسلم شریف، الروض الانف ۲/۲۳۵)

اللہ اکبر! کیا شان رحمت ہے، جس کا کوئی ذرہ بھی دوسری جگہ ملنا محال ہے اور پھر یہی شان رحمت ہر جگہ آپ کی زندگی میں نمایاں رہی، حتیٰ کہ مدینہ منورہ (علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) کی ہجرت کے بعد منافقین نے کس قدر ایذا پہنچائی، مگر آپ اپنی شاندار رحمت سے سب برداشت فرماتے رہے۔

دشمنوں کے ساتھ عفوودرگزر:

فتح مکہ دنیا کی تاریخ کا وہ یادگار دن ہے، جب رحمت عالم، فخر دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے دشمنوں کے عفوودرگزر کا وہ عظیم الشان نمونہ پیش کیا گیا کہ رہتی دنیا تک کوئی اس کی نظیر پیش نہیں کرسکتا، ذرا غور کریں! یہ مکہ کون سی جگہ تھی؟ اور اس جگہ کے باشندوں کی کیا تاریخ رہی تھی؟ یہی وہ لوگ تھے اور یہی وہ جگہ تھی جہاں پیغمبر علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں پر مسلسل تیرہ سال تک ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے تھے، یہیں پیغمبر علیہ السلام کے اوپر نماز کی حالت میں اونٹ کا بدبودار اوجھ رکھا گیا، یہیں آپ کے راستہ میں کانٹے بچھائے گئے، یہیں آپ کے قتل کے منصوبے بنائے گئے، اسی سرزمین پر ابوبکرؓ کو لہولہان کیا گیا، بلال حبشیؓ، عمار بن یاسرؓ، صہیب رومیؓ، ابوذر غفاریؓ، خبیبؓ اور حضرت سمیہؓ جیسے مخلص مسلمانوں کو نہایت درندگی کے ساتھ تختۂ مشق بنایا گیا اور مکہ کے یہی لوگ تھے، جنہوں نے مدینہ منورہ پر بار بار چڑھائی کی تھی اور انہوں نے ہی اپنے ہاتھوں صلح حدیبیہ کی شرائط کو پامال کیا تھا، آج جب جاں نثاران نبوت کے ہاتھوں مکہ کے فتح کرنے کا وقت آرہا تھا تو ان ظالموں کے لئے معافی کے دروازے دنیا کے دستور کے مطابق بند ہوجانے چاہئیں تھے اور انہیں چن چن کر ٹھکانے لگادیا جانا چاہئے تھا، مگر دنیا کا دستور اور دنیادار بادشاہوں کا طریقہ کچھ بھی رہا ہو، سرور کونین اور شاہ دوجہاں رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جس دستور کو پیش کرکے دنیا کو حیرت زدہ کردیا وہ یہ تھا کہ جب آپ کو فتح مکہ کے موقع پر بعض پرجوش صحابہ کرامؓ کی طرف سے یہ کلمات پہنچے کہ وہ کہہ رہے ہیں کہ ’’الیوم یوم الملحمۃ‘‘ (آج تو گوشت کاٹنے کا دن ہے) یعنی ان کا جذبۂ انتقام جوش مار رہا ہے اور وہ آج مشرکین کو ان کی اوقات بتادیں گے تو پیغمبر علیہ السلام نے اس جملہ پر ناگواری ظاہر فرمائی اور اعلان کیا:

’’آج (گوشت کاٹنے کا دن نہیں، بلکہ) وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ کعبہ کو مزید عظمت عطا فرمائیں گے اور آج کے دن کعبہ کو عزت کا لباس پہنایا جائے گا۔‘‘

(السنن الکبریٰ للبیہقی ۹/۳۰۳)

پھر آپ نے صحابہ کرامؓ کو ہدایت کی کہ وہ حملہ کرنے میں ابتداء نہ کریں بلکہ صرف دفاعی پوزیشن اختیار کریں اور پھر رحمت کو اس قدر جوش آیا کہ اعلان کردیا:

’’جو شخص سردار مکہ ابوسفیان کے گھر میں آجائے وہ امن میں ہے، جو حرم مکہ میں پناہ لے لے وہ امن میں ہے اور جو ہتھیار پھینک کر اپنے گھر کا دروازہ بند کرکے بیٹھ جائے وہ بھی امن میں ہے۔‘‘ (البدایہ والنہایہ ۴/۲۸۶)

ساری دنیا کو پہلے بھی چیلنج تھا، اب بھی چیلنج ہے اور قیامت تک چیلنج ہے، کسی میں ہمت ہو تو اس عظیم الشان ’’عفو و درگزر‘‘ کی کوئی جھلک بھی کہیں دکھلادے، یقین اور سو فیصد یقین ہے کہ اس نمونہ کا ہلکا سا عکس بھی پیش کرنے سے دنیا عاجز ہے۔

بہترین شوہر:

عام طور پر جو لوگ گھر کے باہر بڑی عزت و عظمت کے حامل ہوتے ہیں، ان کا اپنے گھر والوں کے ساتھ معاملہ اچھا نہیں ہوتا، بے جا سختی، خشک مزاجی اور بات بات پر جھنجلاہٹ کے مظاہرہ سے گھر والے عاجز رہتے ہیں اور ہر وقت یہ خطرہ لگا رہتا ہے کہ کب کیا بات ناگواری کی پیش آجائے اور گھر کا ماحول کشیدہ ہوجائے، مگر ہمارے آقا و مولیٰ سرور عالم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خارجی زندگی جس طرح شاندار تھی، اس سے کہیں زیادہ آپ کی گھریلو اور معاشرتی زندگی شاندار تھی، خود پیغمبر علیہ السلام کا ارشاد عالی ہے:

’’تم میں سب سے اچھا شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں کی نظر میں اچھا ہو، اور میں اپنے گھر والوں کی نظر میں سب

سے اچھا ہوں۔" (مجمع الزوائد ۴/۳۰۳)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم باوجود انتہائی مشغولی کے اپنے گھر والوں کے حقوق مکمل طور پر ادا فرماتے، حتی الامکان گھر والوں کی دلداری کا خیال فرماتے، ناگواری کی بات پر بھی نرمی سے پیش آتے۔ کبھی اپنے ساتھ دوسری جگہ دعوت میں بھی لے جاتے وغیرہ وغیرہ یہی وہ اسوۂ حسنہ ہے جس کو اپنانے کی امت کو تلقین کی گئی ہے۔

سب سے بڑے بہادر:

اس کے ساتھ ساتھ آپ اعلیٰ درجہ کے بہادر اور نڈر تھے، جب بھی نازک اور خطرہ کے حالات پیش آئے، آپ کی استقامت اور اطمینان کی کیفیت قابل دید تھی، کون بھلا سکتا ہے غزوۂ حنین کا منظر، جب مخالفین کی طرف سے تیروں کی زبردست بوچھاڑ کی تاب نہ لاکر اسلامی لشکر میں بھگدڑ مچ گئی تھی اور ایک عجیب سراسیمگی کا عالم تھا، مگر اس وقت بھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوری شجاعت وبسالت کے ساتھ محاذ پر قائم تھے اور "انا النبی لا کذب، انا بن عبدالمطلب" (میں بلاشک نبی ہوں، میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں) کا رجز پڑھتے ہوئے دشمن کی طرف بڑھ رہے تھے اور صحابہ کرامؓ کو آواز دے کر یکبارگی حملہ کی تاکید فرما رہے تھے۔ (مسلم شریف ۲/۱۰۰) تا آنکہ اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی کیفیت تمام غزوات میں رہی ہے، جب بھی حالات دگرگوں ہوتے تو صحابہ کرامؓ کے لئے بچاؤ کا سہارا آپ ہی کی ذات ہوا کرتی تھی۔ (شمائل الرسول: ۱۱۵)

اسی طرح حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ میں کسی آواز کی وجہ سے لوگوں میں گھبراہٹ پھیل گئی اور لوگ اس آواز کی طرف دوڑ پڑے تو کیا دیکھتے ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار اس طرف سے واپس آرہے ہیں اور آپ کے گلے میں تلوار لٹکی ہوئی ہے اور فرما رہے ہیں کہ گھبراؤ نہیں! گھبراؤ نہیں! (یعنی دیکھ آیا کوئی خاص بات نہیں ہے)۔ (مسلم شریف ۲/۲۵۲)

الغرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کس کس صفت کو بیان کیا جائے، بلاشبہ آپ مجمع الاخلاق اور خاتم الاخلاق تھے، ان عظیم اخلاق والا انسان نہ آپ سے پہلے کبھی پیدا ہوا نہ آپ کے بعد کبھی پیدا ہوگا، تمام اخلاق کا منتہا آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم گناہگار اور سیاہ کار امتیوں کو بھی آپ کے مبارک اخلاق کا کچھ حصہ اپنی رحمت سے عطا فرمادے اور اپنی رضا کامل سے نوازدے۔ آمین۔ صلی اللہ علیہ الف الف مرة وسلم تسلیماً۔ صلی اللہ علیہ الف الف مرة وسلم تسلیماً۔

☆☆..............☆☆

انڈونیشیا میں 164 قادیانیوں کا قبولِ اسلام

انڈونیشیا میں ایک سو چونسٹھ قادیانیوں نے اسلام قبول کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق انڈونیشیا کی وزارت مذہبی امور کے ہیڈ آفس کے ایک اعلامیہ کے مطابق انڈونیشیا کے شہر "سرولینگن" "SAROLANGUN" کے تمام قادیانیوں نے قادیانیت کو ترک کرکے اسلام قبول کرلیا ہے اور انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان لانے کا اعلان اور قادیانی تعلیمات کو ترک کرنے کا برملا اظہار کردیا ہے۔ واضح رہے کہ قادیانیوں کے قبول اسلام کے پس منظر میں انڈونیشیا کی علماء کونسل کی جدوجہد کار فرما رہی ہے۔ اجرار راہنما نے کہا کہ قادیانی مسلمانوں کی لٹی ہوئی متاع ہیں، کیونکہ برطانوی استعمار نے اپنے مخصوص سیاسی مفادات کے لئے مسلمانوں میں قادیانیت کا بیج بویا اور مسلمانوں کو اُن کے دین سے محروم کرکے قادیانی اور ارتداد کا شکار بنادیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اب بھی اگر قادیانی قادیانیت کو ترک کرکے اسلام کے دامن رحمت میں آجائیں تو ہم انہیں کھلے دل سے گلے لگانے کو تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے قادیانیوں کو بھی انڈونیشیا کے مسلمانوں کی تقلید کرنی چاہئے، کیونکہ اگر قادیانی تعصب اور ضد کو چھوڑ کر سچے دل سے اسلام کا مطالعہ کریں تو وہ بھی انڈونیشیا کے مسلمانوں کی طرح قادیانیت کو خیر باد کہہ دیں گے۔ علاوہ ازیں متحدہ تحریک ختم نبوت کی مرکزی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ پوری دنیا میں قادیانیوں کا کفرو ارتداد عیاں ہو رہا ہے اور اسلام کی حقانیت کا پیغام دنیا کے ہر کونے میں پہنچ رہا ہے۔ انڈونیشیا میں ایک عرصے سے قادیانیوں کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرنے کے لئے وہاں کی مذہبی قیادت سرگرم تھی جو ایک سو چونسٹھ قادیانیوں کے قبول اسلام پر مبارک باد کی مستحق ہے۔

(بشکریہ ماہنامہ نقیب ختم نبوت ملتان، جنوری ۲۰۱۲ء)

ڈرائیونگ کے آداب!

محمد فرحان فاروق

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔''

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ: ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔''

یہی وجہ ہے کہ اگر ایک مسلمان کسی دنیاوی کام میں بھی اپنی نیت درست کرلے تو وہ کام اس کے لئے عبادت اور ثواب کمانے کا ذریعہ بن جاتا ہے، دیکھا جائے تو ڈرائیونگ کرنا اور گاڑی یا موٹر سائیکل چلانا ایک دنیاوی کام ہے اور انسان عام طور پر اپنی ضرورت کے لئے سواری کرتا ہے، اگرچہ بعض خوش قسمت لوگ ایسے ہیں جو کسی دینی خدمت میں مصروف ہیں تو ان کا اس کام کے لئے سواری کرنا بھی عبادت ہے، لیکن ہم بات کررہے ہیں کہ اگر کوئی مسلمان اپنی دنیاوی ضرورت کے لئے بھی ڈرائیونگ کررہا ہے تو اس کا یہ عمل بھی نیکی کمانے کا ذریعہ بن سکتا ہے، صرف چند باتوں پر دھیان دینے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ ذیل میں ہم انہی چند باتوں کا ذکر کریں گے کہ جن کا خیال کرکے ایک مسلمان ڈرائیونگ کے ذریعہ بھی ثواب کماسکتا ہے۔

سواری کے وقت پڑھنے کی دعائیں:

جب بھی گاڑی میں سوار ہوں تو دعاؤں کا اہتمام کریں اور یہ عمل صرف ڈرائیونگ کرنے والے کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ جب بھی کسی چیز پر سوار ہو خواہ بس میں ہو یا گاڑی میں اس کے لئے یہ عمل ہے کہ وہ دعاؤں کا اہتمام کرے، سواری کی دعا یہ ہے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا
وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا
لَمُنْقَلِبُوْنَo (الزخرف:۱۳)

اسی طرح اور بھی دعائیں ہیں، جنہیں سواری کے وقت پڑھا جاسکتا ہے، مثلاً آپ یہ آیت بھی پڑھ سکتے ہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖھَا وَمُرْسٰھَا اِنَّ
رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِیْمٌo (الہود:۴۱)

اور یہ آیت بھی پڑھ لیں:

وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ
وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ
وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ
وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَo (الزمر:۶۷)

ان دونوں آیات کا پڑھنا اگرچہ کشتی میں سواری کے وقت وارد ہوا ہے لیکن گاڑی وغیرہ میں سوار ہوتے وقت بھی انہیں پڑھا جاسکتا ہے۔

سواری کی قدر کیجئے:

سواری اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اور اللہ کی دی ہوئی ہر نعمت کی قدر کرنا ضروری ہے اور ہر چیز کی قدر الگ طریقہ سے ہوتی ہے، سواری کی قدر یہ ہے کہ اس کی حفاظت جس قدر بس میں ہو اہتمام کیا جائے، اس کو صاف ستھرا رکھا جائے اور اس کی ضروری دیکھ بھال کا خیال رکھا جائے، اگر کوئی شخص ان تینوں باتوں کا اہتمام کرتا ہے اور یہ نیت کرتا ہے کہ یہ میرے رب کی دی ہوئی نعمت ہے اور اس میں اس کا خیال اس لئے رکھ رہا ہوں تاکہ اس نعمت کی ناشکری نہ ہوجائے تو یہ اس کے لئے اجر کا باعث ہوگا۔

ڈرائیونگ اور ایذائے مسلم:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے'' یہاں حدیث میں اگرچہ صرف ہاتھ اور زبان کا ذکر کیا گیا ہے، لیکن یہاں مراد ہر قسم کی تکلیف ہے کہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو تکلیف پہنچاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کامل مسلمان نہیں، چنانچہ علماء فرماتے ہیں کہ کسی مسلمان کو ناحق ایذا دینا حرام ہے۔ اب سواری سے متعلق بھی بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جن کو کرنے سے کسی مسلمان کو ناحق تکلیف پہنچ سکتی ہے۔

ان میں سب سے زیادہ پیش آنے والی چیز ہے راستہ میں گاڑی کھڑی کرنا یا ایسی جگہ گاڑی روک لینا کہ اس کی وجہ سے آنے جانے کا راستہ رک جائے اور اس کی کئی صورتیں ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ ایسی جگہ گاڑی پارک کردی جو کہ راستہ ہے یا گاڑی میں سے کسی کو اتارنے کے لئے گاڑی راستہ میں روک دی، حالانکہ تھوڑا آگے جاکر بھی اترا جاسکتا ہے، اس میں بعض مرتبہ یہ ہوتا ہے کہ ڈرائیور حضرات اپنے مالکان کو اتارنے کے لئے بیچ راستے میں گاڑی روک دیتے ہیں کہ جہاں مالک کو جانا ہے وہیں اتارا جائے، خواہ اس کی وجہ سے پورا ٹریفک رک جائے۔ یاد رکھئے اس کی وجہ سے جتنی گاڑیاں رکیں گی اور جتنے لوگوں کو تکلیف پہنچے گی ان کا دل دکھے گا، اس سب کا ذمہ دار وہی ہوگا، لہٰذا ڈرائیوروں کو یہ بات سمجھا دینی چاہئے کہ گاڑی ایسی جگہ روکیں کہ پیچھے آنے والوں کا راستہ نہ رکے (لیکن بعض صورتیں مجبوری کی ہوتی ہیں جن میں راستہ میں گاڑی روکنی پڑتی ہے، وہ ظاہر ہے اس سے مستثنیٰ ہوں گی)۔

اسی طرح گلی میں گزرتے ہوئے کوئی مل گیا تو وہیں بیچ راستے میں گاڑی روک کر اس سے بات کرنا

شروع کردی، اب کوئی اور گاڑی آئی تو پھر گاڑی کنارے سے کھڑی کی، لیکن دوسرے کو ناحق انتظار کروایا، یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ لوگ اس کو گناہ نہیں سمجھتے ہیں اور بعض مرتبہ دین دار لوگوں کو بھی اس کا خیال نہیں رہتا، ہوسکتا ہے بعض پڑھنے والے یہ سوچ رہے ہوں کہ یہ دینی بات چل رہی ہے یا ٹریفک کے قوانین بیان ہو رہے ہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ یہ ہے تو دین کی بات، لیکن ہمارے ذہن سے یہ بھی نکل گیا ہے کہ ان باتوں کا دین سے کوئی تعلق ہے؟ حالانکہ ان سب باتوں کی وجہ سے اگر کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے تو ایک ناجائز کام کے ارتکاب کا گناہ ملے گا۔ اسی طرح کسی کے دروازہ کے سامنے گاڑی کھڑی کر کے چلے جانا کہ اگر اس کو اپنی گاڑی نکالنی پڑ جائے تو جگہ ہی نہ ہو جو کہ اس کے لئے تکلیف کا باعث ہے۔

بعض مرتبہ انسان کسی مجبوری کی وجہ سے بہت معمولی سے آہستہ رفتار میں گاڑی چلا رہا ہوتا ہے تو اس میں بھی یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ اگر ممکن ہو سکے تو گاڑی ایک کنارے سے چلائی جائے، تاکہ معمول کی رفتار سے آنے والے کسی اور مسلمان بھائی کو پریشانی نہ ہو۔

ایک اور کوتاہی جو عام طور پر ہمارے ہاں پائی جاتی ہے وہ یہ کہ بعض لوگ گاڑی کی ہیڈ لائٹس اتنی تیز لگاتے ہیں جو ان کی ضرورت سے زائد ہوتی ہے اور اس کی وجہ سے سامنے سے آنے والے کی آنکھوں میں ایک دم تیز روشنی پڑتی ہے، جس کی وجہ سے ایک دم آنکھیں چندھیا بھی جاتی ہیں اور آنکھوں کو نقصان بھی ہوتا ہے اور بعض مرتبہ حادثہ کا اندیشہ بھی ہو جاتا ہے تو یہ بھی ایک مسلمان کو تکلیف دینے میں شامل ہے۔

اسی طرح بے موقع بلا ضرورت تیز ہارن بجانا بھی کسی کی تکلیف کا باعث بن سکتا ہے، اس کی بھی احتیاط کرنی چاہئے یہ تو چند مثالیں ذکر کی گئی ہیں، ورنہ ہر ایسا کام کہ جس سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچے اس سے بچنا ضروری ہے اور کسی سمجھدار انسان کے لئے یہ جاننا مشکل نہیں ہے کہ وہ کون سے کام ہیں کہ جن کی وجہ سے کسی دوسرے کو تکلیف پہنچ سکتی ہے، اس کا ایک آسان طریقہ یہ ہے کہ انسان اپنے اوپر رکھ کر سوچے کہ جو کام میں کرنے جا رہا ہوں اگر یہی کام کوئی اور کرے تو مجھے اس کی تکلیف ہوگی یا نہیں، اگر ہوتی ہے تو اس کام کو نہ کرے اور اگر نہیں ہوتی تب بھی یہ غور کرے کہ دوسرے کو تو نہیں ہوگی، اسی طرح ہر کام کو سوچ سمجھ کر کرے۔

ڈرائیونگ اور اکرامِ مسلم:

عام طور پر اکرامِ مسلم سے ہمارے ذہن میں جو تصور آتا ہے وہ کہ کسی مسلمان بھائی کی دعوت کر دی یا اس کو کوئی ہدیہ پیش کر دیا یا اکرام مسلم ہے، بے شک یہ چیزیں بھی اس میں داخل ہیں، لیکن ایک مسلمان کو اپنی عام زندگی میں جگہ جگہ پر ایک مسلمان کو آرام اور راحت پہنچانے کا موقع ملتا ہے اور ایک مسلمان کو اپنے عمل سے راحت پہنچانا اعلیٰ درجہ کا اکرام ہے، چنانچہ گاڑی چلاتے وقت بھی ایک مسلمان اس فضیلت کو حاصل کر سکتا ہے، اس کی چند مثالیں دیکھ لیجئے! کسی دوسرے مسلمان کو پہلے گزرنے کا موقع دے دینا اس کے اکرام میں داخل ہے، اسی طرح اگر ممکن ہو تو روڈ پار کرنے والوں کو موقع دے دینا بھی ان کا اکرام ہے، ایک مسلمان کے اکرام میں یہ بھی شامل ہے کہ اگر اس کی گاڑی کھڑی کرنے کی جگہ مقرر ہے تو اگرچہ وہ اس کا مالک نہیں ہے، لیکن پھر بھی اگر اس کی جگہ پر گاڑی نہ کھڑی کرنا ایک اچھا عمل ہے۔ یہ تو دو تین مثالیں ہیں ورنہ کسی بھی موقع پر اپنا حق چھوڑ کر دوسرے مسلمان کو موقع دینا ایک بہت بڑا عمل ہے۔

ضد اور تکبر سے بچئے:

بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے ہم صرف اپنی ضد کی وجہ سے ایک مسلمان کو تکلیف پہنچا دیتے ہیں یا کم از کم اس کے اکرام سے محروم ہو جاتے ہیں، مثلاً کسی کو واقعتاً جلدی ہے اس نے راستہ مانگنے کے لئے دو تین مرتبہ ہارن بجا دیا تو اب ہم اس کو راستہ ہی نہیں دیں گے کہ اس نے ہارن کیوں بجایا اور اس کو اپنی توہین سمجھتے ہیں، کیا معلوم اس کو کوئی ایمرجنسی ہو اور راستہ نہ دینے کی وجہ سے اس کو دیر ہو جائے، بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے کہ یہ تو لوگوں کی عادت بن گئی ہے، اس لئے ہم راستہ کیوں دیں تو اس بارے میں عرض ہے کہ ایک تو یقین سے نہیں کہا جاسکتا کہ واقعی عادتاً ہارن بجا رہا ہے، دوسرے یہ کہ اگر اس کو راستہ دے دیا تو بھی اس میں انکساری اور عاجزی ہے جو کہ ہر مسلمان سے مطلوب ہے۔

غصہ کو پی جائیے:

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ دوسری گاڑی چلانے والا ایسی حرکت کرتا ہے جو کہ قانون اور اخلاق کے لحاظ سے بالکل غلط ہوتی ہے یا ناگوار ہوتی ہے تو ہم اس سے بدلہ لینے کی کوشش کرتے ہیں، اس کو سائڈ مارتے ہیں یا اس کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے ہیں یا خوب زور زور سے ہارن اس کو مارتے ہیں یا اس کے آگے آ کر گاڑی کی رفتار آہستہ کر دیتے ہیں۔ یاد رکھیں اگر آپ اس کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو اس کا طریقہ یہ نہیں ہے، اس کا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ اس کو روکیں اور پھر اس کو محبت سے سمجھائیں، لیکن یہ عام طور پر ممکن نہیں ہوتا، لہٰذا آپ کے پاس محسنین کی صفات کا حامل بننے کا ایک بہترین موقع ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو غصہ پی جانے والے اور معاف کر دینے والے بہت پسند ہیں تو ایسے موقع پر آپ بھی اللہ کی خاطر غصہ پی جائیے اور اس کی غلطی کو معاف کر دیجئے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جائیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆☆

تفسیر آیت خاتم النبیین

ایک قادیانی کے سوال کا مفصل جواب

آخری قسط

مولانا غلام رسول دین پوری

اور حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے امام ابن جریرؒ نقل فرماتے ہیں: ''وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ بِفَتْحِ التَّاءِ بِمَعْنٰی اَنَّہٗ اٰخِرُ النَّبِیِّیْنَ'' (اور ''خاتم النبیین'' تاء کے فتح کے ساتھ) ''اخر النبیین'' کے معنی میں ہے۔ (ابن جریر، ج:۲۲، ص:۱۱)

اور خود حضور سرور دو عالم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے ''خاتم النبیین'' کی جو تفسیر اور ختم نبوت کا جو معنی سمجھایا ہے، ملاحظہ ہو:

''عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔''
(ابوداؤد، ج:۲، ص:۵۹۵، ترمذی، ج:۲، ص:۴۵)

ترجمہ: ''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔''

اس حدیث سے ایک تو یہ معلوم ہوا کہ ''خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ'' کا مطلب ''آخری نبی'' ہے، جس کے بعد اور کوئی نبی کسی قسم (ظلی، بروزی، تشریعی، غیر تشریعی) کا نہ ہو، لانبی بعدی کو بار بار آپ پڑھیں اور سمجھیں! دوسرا یہ معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو آدمی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ دجال وکذاب ہوگا! یہ فتویٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے جو اس وقت ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' دنیا کے کونے کونے تک پہنچا رہی ہے۔ لہٰذا آپ مذکورہ بالا حوالہ جات کو بغور پڑھیں اور قادیانیوں کے دجل وفریب سے باز آجائیں۔

اب ایک حوالہ مرزائیوں کے گھر کا بھی سن لیں: مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ''حمامۃ البشریٰ'' میں لکھتا ہے:

''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ'' اَلَا تَعْلَمُ اَنَّ الرَّبَّ الرَّحِیْمَ الْمُتَفَضِّلَ سَمّٰی نَبِیَّنَا خَاتَمَ الْاَنْبِیَاءِ بِغَیْرِ اسْتِثْنَاءٍ وَفَسَّرَہٗ نَبِیُّنَا فِیْ قَوْلِہٖ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ بِبَیَانٍ وَّاضِحٍ لِّلطَّالِبِیْنَ۔''
(حمامۃ البشریٰ، ص:۲۰، خزائن، ج:۷، ص:۲۰۰)

اس عبارت کو آپ بار بار پڑھیں! مرزا قادیانی نے ''خاتم النبیین'' کی کیا تفسیر کی ہے؟ بلکہ حدیث مذکورہ بالا کے الفاظ کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ان تمام تر باتوں کے ہوتے ہوئے پھر یہی معنی کرنا کہ ''خاتم النبیین'' کا معنی ''نبیوں کی مہر'' ہے، تو بندہ پھر ایسے لوگوں کے لئے شیخ سعدیؒ کا یہ شعر نذر کرتا ہے:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

دوسرا امر: ''آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں'' یہ بات بالکل صحیح ہے، کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اس کی تصریح فرمائی ہے: ''اَنَا اٰخِرُ الْاَنْبِیَاءِ وَاَنْتُمْ اٰخِرُ الْاُمَمِ'' (کہ میں آخری نبی ہوں اور تم آخری امت ہو) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانیں اور اس امت کو آخری امت، بہت ساری احادیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی صراحت فرمائی ہے، لہٰذا آپ بھی یہ یقین کریں اور عقیدہ رکھیں کہ مرزا قادیانی نے اتنی واضح تصریحات کے ہوتے ہوئے جھوٹی نبوت کا دعویٰ کیا ہے، لہٰذا وہ دجال ہے! جب تک آپ یہ عقیدہ نہیں رکھیں گے اور اس کی وضاحت نہیں کریں گے تو خالی ''آخری نبی'' لکھنے سے نجات نہیں ہوگی۔

تیسرا امر: آپ نے آخر میں خلاصہ کے طور پر معنی بتایا کہ ''خاتم النبیین'' یعنی ''ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ محمد رسول کا مقام سب نبیوں سے افضل ہے۔''

اس میں ایک تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کے ساتھ آپ نے درود شریف نہیں لکھا، دوسرا ''ختم نبوت'' کا معنی سب نبیوں سے افضل کیا ہے، یہ معنی چودہ صدیوں کے مفسرین، محدثین اور اہل لغت میں سے کسی ایک نے بھی نہیں کیا، اگر کسی نے (سوائے مرزائی امت کے) کیا ہے تو حوالہ دکھائیں؟! اگر نہیں کیا اور یقیناً نہیں کیا تو خواہ مخواہ مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کو سہارا نہ دیں! اسے جہنم کے گڑھے میں گرنے دیں! بالفرض! صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کو ہی بیان کرنا ہوتا تو اللہ تعالیٰ ''خاتم النبیین'' کی بجائے یوں فرماتے: ''وَلٰکن

رسول اللہ وافضل النبیین ''تو مقصد اس آیت مبارکہ کا یہ ہوا کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت بیان کرتا ہے نہ کہ آپ کی افضلیت۔

چوتھا امر: آپ نے نقشہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ''سدرۃ المنتہیٰ'' لکھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ''سدرۃ المنتہیٰ'' ملائکہ علیہم السلام کا آخری مقام ہے، اس سے آگے ملائکہ علیہم السلام نہیں جاسکتے تو پھر آپ بھی یہاں یہ سمجھیں کہ جس سلسلۂ نبوت کو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے شروع فرمایا تھا، اس سلسلہ کے منتہیٰ اور آخری مقام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، آپ اس سے تجاوز نہ کریں کسی اور کو نبی یقین نہ کریں، اگر آگے بھی کچھ ماننے کا شوق دامن گیر ہو تو لوح وقلم، عرش و کرسی سے آگے اللہ تعالیٰ کی جناب تک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے:

''بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر''

اگر خدانخواستہ تم نے مرزا قادیانی کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی مانا تو اس کا مطلب (العیاذ باللہ) یہ ہوگا کہ مرزا قادیانی سدرۃ المنتہیٰ سے آگے ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہے، ابھی آپ نے تسلیم کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام سب نبیوں سے زیادہ ہے تو اس قدر تعارض کا تسلسل آپ ہی ختم کرسکتے ہیں، نہ تسلسل آپ سے ختم ہوگا اور نہ ہی کسی کنارے لگو گے! اس لئے میری درخواست ہے کہ مرزائیوں سے اپنا پیچھا چھڑاؤ اور صحیح معنی میں مسلمان محمدی بنو!۔

پانچواں امر: آپ نے مسند احمد کے حوالے سے جو نقشہ دیا ہے، اس نقشہ میں لکھا ہوا ہے ''دوسرا آسمان: حضرت عیسیٰ علیہ السلام'' اس سے دو باتیں ثابت ہورہی ہیں: (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں، معلوم ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر زندہ ہیں، وہی قرب قیامت میں نازل ہوں گے، چنانچہ امام بیہقیؒ نے بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث نقل کی ہے:

''قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: کَیْفَ اَنْتُمْ اِذَا اُنْزِلَ ابْنُ مَرْیَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِیْکُمْ۔'' (الاسماء والصفات ص:۴۲۴)

ترجمہ: ''فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: اس وقت تمہارا (خوشی کے باعث) کیا عالم ہوگا، جب عیسیٰ ابن مریم تم میں نازل ہوں گے۔''

تو جیسے آپ نے مسند احمد کا نقشہ تسلیم کیا اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا بھی مانو ورنہ خالی نقشہ سے کیا فائدہ؟ اس نقشہ سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات ثابت ہورہی ہے اور آپ نے پہلے کی دو شقوں سے وفات ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے، اس مسلسل تعارض کا حل پیش کریں۔

اس نقشہ سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبی بن چکے ہیں، بعد میں نئے نبی بن کر نہیں نازل ہوں گے، لہٰذا حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کا نزول ختم نبوت کے منافی نہیں، البتہ مرزا قادیانی کا جھوٹا دعویٰ نبوت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے سراسر منافی ہے، جسے قطعی طور پر بھی تسلیم نہیں کیا جائے گا۔

قلتِ وقت کے پیش نظر یہ چند معروضات معرض تحریر میں آگئی ہیں، اگر تعصب وتصلب کی عینک اتار کر بغرض طلب حق، بار بار بغور پڑھیں تو ان شاء اللہ مشعل راہ کا کام دیں گی، ورنہ اتمام حجت تو ضرور ہوگا۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔

☆☆......☆☆

ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے؟

جدا کرکے دکھائیں گے بھلا کیا دودھ اور پانی
ظریفانہ ستم جب ہو رکے کیونکر ستم رانی
نگہبان چور ہوں خود ہی تو ہو کیسے نگہبانی
چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

....

جب بھی انسان کو انسان سے کد ہوتی ہے
روح بد قوم کے داخل بہ جسد ہوتی ہے
سلسلہ ایک منظم ہے مسلسل یارو!
قتل کی، جبر کی، سازش کی بھی حد ہوتی ہے
اہل دولت نے جو پالے ہیں سیاسی تاجر
ان کے ہاتھوں میں مظالم کی سند ہوتی ہے
اپنا بھی قول ہے یہ قول مظفر لکھ لو
ظلم سہنے سے بھی ظالم کی مدد ہوتی ہے

....

گلزار دہلوی

قادیانی فتنہ کے پیچھے صہیونی طاقتیں سرگرم

غیاث الدین دھام پوری

قادیانیوں کے بارے میں دنیا کے تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ وہ اپنے اسلام مخالف مخصوص خیالات ونظریات کی وجہ سے مسلمان کہلانے کے حق دار نہیں ہیں، ان کا گہرا ربط یہود اور اسرائیلی حکومت سے ہے، درحقیقت قادیانی تحریک یہودیوں کی ہی ایک شاخ ہے اسلام کو بدنام کرنے اور مسلمانوں کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ جمانے کے لئے اسلام مخالف طاقتوں کے سہارے پوری دنیا میں قادیانیوں نے اپنی تحریک چھیڑ رکھی ہے، واضح ہو کہ فتنہ قادیانیت کوئی نیا فتنہ نہیں ہے، اب اس ناسور کی عمر سوا سو سال سے اوپر ہو چکی ہے ہفت روزہ نئی دہلی اپنی ۳ تا ۹/ اکتوبر ۲۰۱۱ء کی اشاعت میں قادیانیت کے تعلق سے بعنوان ''قادیانی نیا جال لائے پرانے شکاری'' تحقیقاتی رپورٹ نمایاں طور پر بیان کرتا ہے کہ: ''قادیانیوں کے تعلقات ہندو تنظیم R.S.S سے ہیں اور R.S.S کے بعض لیڈر قادیانیوں کے ایجنٹ ہیں اور دہشت گردی کی پشت پر دونوں کی سانٹھ گانٹھ ہے نیز نئی دہلی کی دوسری اشاعت میں ایڈیٹر شاہد صدیقی نے بر سرورق دو منھے سانپ کی تصویر بنا کر (جس میں ایک منہ قادیانیت کا اور دوسرا R.S.S کا ہے) دونوں کے تعلقات کا خلاصہ کیا ہے؟ (نئی دہلی میں قادیانیوں کا قرآن انگزی بیشن ڈرامہ)

مورخہ ۲۳ تا ۲۵/ ستمبر ۲۰۱۱ء کو نئی دہلی کے کانسٹیٹیوشن کلب کے اسپیکر ہال میں قادیانیوں نے سہ روزہ قرآن نمائش کا انعقاد کیا، دراصل یہ قرآن کریم کی نہیں بلکہ یہ قادیانیت کی نمائش تھی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود ساختہ نبوت کا پرچار تھا، کانسٹیٹیوشن کلب میں (احمدیہ مسلم کمیونٹی انڈیا نئی دہلی) کے ذریعہ لگائے جانے والے قرآن انگزیبیشن کا دعوت نامہ ہفتوں پہلے تقسیم کیا جا رہا تھا، پنجاب کے ایک کانگریسی ممبر پارلیمنٹ کی معرفت کانسٹیٹیوشن کلب کا اسپیکر ہال بک کرایا گیا تھا، یہ نمائش دراصل بسلسلۂ فروغ قادیانیت منعقد کی جاتی تھی، کیونکہ اس نمائش کے شاندار دعوت نامہ میں پورے دو صفحات پر قادیانیت کا مکمل تعارف، تاریخ وسن پیدائش درج تھا، قبل ازیں اس فتنہ نے یہ جرأت نہیں کی تھی جو اس نے اس بار کانسٹیٹیوشن کلب میں نام نہاد نمائش کی آڑ میں کی ہے، قادیانیوں نے قرآن پاک کا غلط سلط ترجمہ کرکے دہلی کی کئی مساجد میں چوری سے رکھ دیئے ہیں اور بعض قرآنی نسخوں میں مرزا قادیانی کی تصویر بھی چھپی ہوئی ہے، ہمارے قائدین کی یہ پرانی عادت ہے کہ وہ اس وقت تک نہیں جاگتے جب تک ان کو جگایا نہ جائے، اگر اس فتنہ کی ریشہ دوانی پر دہلی میں پہلے ہی توجہ کر لی جاتی تو قادیانی قرآن نمائش کی آڑ میں اپنا کھیل شروع ہی نہیں کر سکتے تھے، لائق صد مبارکباد ہیں جامع مسجد دہلی کے شاہی امام مولانا سید احمد بخاری اور رابطہ کمیٹی جامع مسجد کے نمائندے اور اسلامک پیس فاؤنڈیشن کے کارکنان و مسلم پرنسل لاء بورڈ کے بعض ارکان جنہوں نے ہزاروں مسلمانوں کے ساتھ کانسٹیٹیوشن کلب پہنچ کر انتظامیہ پر دباؤ بنا کر اس نمائش کو بند کرایا۔

درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی انگریزوں کا خاص ایجنٹ اور زر خرید غلام تھا اور نئی نسل کو گمراہ کرنے کی سازش کا ایک حصہ تھا، پوری اسلامی دنیا کے نزدیک مرتد و زندیق قرار دیئے جانے کے باوجود قادیانی پھر بھی دعویٰ کرتے ہیں کہ آج دنیا کے پردہ پر بنی نوع انسان کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً خیر خواہ اور ہمدرد سوائے قادیانیوں کے دوسرا کوئی نہیں، نیز خود کو اپنے اپنے ملکوں کی حکومتوں کا وفادار کہلاتے ہیں، حالانکہ حقیقت اس کے برعکس ہے جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ڈاکا ڈالنے کی جسارت کر چکا ہو وہ اور اس کی ذریت کیا کچھ نہیں کر سکتی؟ یہ بات ریکارڈ پر رہنی چاہئے کہ ہمارے اکابرین نے ہمیشہ عدم تشدد کو ملحوظ رکھتے ہوئے قادیانیوں کے خلاف تحریک چلائی۔

فتنہ قادیانیت ہندوستان میں:

قادیانیت کا فتنہ ہندوستان میں عرصے سے سویا ہوا تھا، ہندوستان چونکہ قادیانیت کا منشاء ہے، اس لئے وہ اس کے منحوس سایہ سے کیسے محروم رہتا؟ اس لئے ایک بار پھر ہندوستان اس فتنہ کی آماجگاہ بن گیا، اس لئے ہندوستان ہی ایسا ملک ہے کہ انڈونیشیا کے بعد آبادی کے اعتبار سے سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں، کیرالہ، حیدرآباد، مدراس، جنوبی ہند کے مرکزی شہر، مغربی بنگال تو ان کی سرگرمیوں کے میدان پہلے ہی سے تھے، اب کچھ مرکزی علاقے کشمیر اور دہلی،

ہریانہ، راجستھان، لکھنؤ، کان پور، امروہہ وغیرہ میں بھی قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں بڑھتی جاری ہیں اور وہیں سے اپنی ناپاک مساعی میں مشغول ہیں، یہ لوگ ناخواندہ، نیم خواندہ اور پسماندہ مسلمانوں کے طبقہ کو لالچ اور دھوکا دے کر خود کو اسلام کا نمائندہ بتاتے ہیں اور ان کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہیں۔ ہندوستان کے جمہوری مزاج کا فائدہ اٹھا کر یہ فتنہ پھر سر اٹھا رہا ہے، جس کی بیخ کنی کی فوری ضرورت ہے، مگر افسوس علماء کی اکثریت کی اس طرف توجہ نہ ہونے کے برابر ہے اور بعض علماء وائمہ کو تو اس کی خبر ہی نہیں کہ یہ کیا بلا ہے۔ اس کے برعکس قادیانی مبلغین کھلے بندوں ہندوستان کے طول و عرض میں اپنی ارتدادی سرگرمیاں پوری قوت کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں، جس کا ثبوت دہلی میں قادیانیوں کی طرف سے کانسٹیٹیوشن کلب میں نام نہاد ”نمائش قرآن“ ہے، عہد حاضر میں قادیانی فتنہ منکرین ختم نبوت کا منظم گروہ ہے جو حکومت برطانیہ کے زیر سایہ پروان چڑھا، جس کا واحد مقصد اسلام کی بنیادوں کو مسخ کرنا، نیز امت مسلمہ میں انتشار تفریق پیدا کرنا اور انگریزوں کے مفادات کے لئے کام کرنا تھا، اس کی تخلیق مسلمانوں کی نظریاتی سرحدوں پر ایک سنگین اور منظم حملہ ہے اور یہ فتنہ اسلام کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے، قادیانی امت اپنے افکار وعقائد کے اعتبار سے شیاطین سے بڑھ کر ہے، یہ لوگ جھوٹ کو سچ میں بدلنے میں ماہر ہیں، ان کی رگوں میں توہین اسلام کا وہ فاسد خون ہے جس کی بنا پر انہیں ملک وملت کے لئے سرطان کہا جاسکتا ہے، ہندوستان میں قادیانی جماعت کی جملہ تنظیمیں قادیان سے وابستہ ہیں اور اسی کے زیر اہتمام چلتی ہیں۔ تعجب کی بات ہے کہ ایک اقلیتی گروہ سامراجی اسلام دشمن طاقتوں کی شہ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم نبوت کے مقابلہ میں اپنی نئی نبوت قائم کرے اور پھر یہ مطالبہ کرے کہ انہیں ان کے عقائد کی تبلیغ وتشہیر کی مکمل اجازت دی جائے، ہمارے بعض نام نہاد دانشور ایک خاص ذہنیت کے تحت انہیں مظلوم قرار دیتے ہیں، ایک تمثیل سے قادیانیوں کو اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے، تین قصائی ہیں:

(۱) سکھ: جس کے پاس کوئی بھی مسلمان گوشت خریدنے نہیں جاتا۔

(۲) عبدالرب: نام کا مسلمان خنزیر کو ذبح کر کے لٹکایا ہوا ہے اور لوگوں سے کہتا ہے کہ یہ بکرے کا گوشت ہے، اس دھوکا میں بکرے کا گوشت سمجھ کر بہت سارے لوگ خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں۔

(۳) صدیق احمد: خالص مسلمان، نمبر ایک، مجرم نہیں ہے، نمبر ۳ بھی مجرم نہیں ہے، لیکن نمبر ۲ قانوناً و شرعاً بدترین مجرم ہے اور واجب التعزیر والحبس ہے۔

یہی مثال ہے قادیانی امت کے ماننے والوں کی، قادیانیت ہر وقت مسلمانوں کے عقیدہ پر ڈاکہ زنی کے درپے ہے، اس لئے امت کے سربرآوردہ لوگوں پر واجب ہے کہ وہ قادیانیت کا تعاقب کرے اس کی بیخ کنی کو اپنا مذہبی فریضہ سمجھیں اور عوام الناس کو ان کی ارتدادی سرگرمیوں سے بچانے کی پوری کوشش کریں، کیونکہ یہ خطرناک فتنہ صیہونی طاقتوں کی مدد سے طاقتور شکل میں پھیل رہا ہے۔☆☆

سیّد منور حسن کا دورہ دفتر ختم نبوت، شرپسندوں کے حملے کی مذمت

کراچی (اسٹاف رپورٹر) جماعت اسلامی پاکستان کے امیر سیّد منور حسن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر جاکر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ سے ملاقات کی اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر اور مسجد پر حملے کی شدید مذمت کی۔ اس موقع پر مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے سیّد منور حسن کو واقعہ کی تفصیلات سے آگاہ کیا اور کہا کہ دفتر اور مسجد پر حملہ کر کے اشتعال دلانے کی کوشش کی گئی، علمائے کرام نے اس شرانگیز کارروائی کا جواب دینے کی بجائے صبر کا مظاہرہ کیا، ورنہ مزید اشتعال پھیلتا اور حالات کنٹرول سے باہر ہو جاتے۔

ملاقات کے موقع پر جماعت اسلامی کراچی کے امیر محمد حسین محنتی، جنرل سیکریٹری نعیم صدیقی، نائب امیر نصر اللہ شجیع، ریاض احمد صدیقی اور دیگر راہنما بھی موجود تھے۔ سیّد منور حسن نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر حملے کو لمحہ فکریہ قرار دیا اور کہا کہ اگر رینجرز، پولیس اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بروقت حرکت میں آجاتے تو یہ واقعہ رونما نہ ہوتا اور نہ ہی مسجد جیسے مقدس مقام کی بے حرمتی ہوتی۔ انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے تحفظ کے معاملے میں تمام مکاتب فکر کے افراد میں اتفاق پایا جاتا ہے۔ اس قانون پر کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔ اس کے باوجود مرکز ختم نبوت پر شرپسندوں کے حملے سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ اس واقعے میں بیرونی ہاتھ ملوث ہے جو پاکستان میں مذہبی منافرت اور فرقہ واریت کی آگ بھڑکانا چاہتا ہے۔ اس موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے ناظم محمد انور رانا بھی موجود تھے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۴/جنوری ۲۰۱۲ء)

امراضِ مرزا قادیانی!

’’روئے زمین پر کچھ لوگ تو وہ ہوتے ہیں جو وقتی ابتلاؤ آزمائش میں صرف اس لئے ڈالے جاتے ہیں تاکہ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان ویقین کا امتحان لے کر انہیں سرخروئی سے سرفراز فرمائے لیکن کچھ لوگ وہ ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ان کے سیاہ کارناموں کے باعث ڈھیل دیتا ہے، پھر جب اللہ کی پکڑ آتی ہے تو فرار کے تمام راستے مسدود ہوجاتے ہیں اور عاصی وطاغی شخص روئے زمین پر عبرت کا مرقع بن جاتا ہے۔

مرزا قادیانی بھی انہی لوگوں میں سے ایک تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ڈھیل دی اور جب پکڑ فرمائی تو عاد وثمود کی طرح مرزا قادیانی کا عبرت کا مجسمہ بن گیا، اس کے گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے متضاد دعاوی کی طرح اس کو لاحق امراض بھی کچھ اس قسم کے تھے کہ یونان کے حکماء اور بنگال کے جادوگر بھی سر پکڑ کر بیٹھ جائیں۔ ذیل کے مضمون میں مرزا قادیانی کی مختلف النوع اور سب رنگ بیماریوں کی ایک جھلک پیش خدمت ہے۔‘‘ (ناصرالدین مظاہری)

مولانا نور محمدؒ ٹانڈوی

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب وغریب چیز ہے کہ جہاں زرخیز ہے وہاں نبوت خیز مسیحیت انگیز بھی ہے کہ جس میں نبوت ومسیحیت کے کئی ایک مدعی گزرے ہیں، ان میں سے خصوصی طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کی ذات شریف بہت سی وجوہ سے نمایاں ہے، آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں نبوت ورسالت کے علاوہ اتنے مختلف دعوے کئے ہیں کہ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بڑی، کے مصداق ہیں بلکہ یہاں تک آپ کی بلند پروازی ہوئی کہ فرمایا:

(۱) میرا یہ قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ص:۳۵)

(۲) میرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی ص:۸۹)

(۳) خدا نے مجھے (مرزا) وہ چیز دی ہے، جو تمام عالم کے لوگوں کو نہیں دی۔ (حقیقۃ الوحی ص:۹۹)

(۴) اے (مرزا) اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔ (حقیقۃ الوحی ص:۸)

(۵) خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھ کو بچاؤں گا۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ واربعین ج:۳ ص:۳۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے چند حوصلہ مند مریدوں نے فیوض وبرکات سے فائدہ اٹھا کر خود بھی نبوت کا درجہ حاصل کیا ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہوجائے کہ مرزا قادیانی کے نبوت کے کھیت کی پیداوار میں بڑی زیادتی وبرکت ہے ان کی تعداد سات ہے:

’’سالے کہ نکوست از بہارش پیداست‘‘

(۱) مولوی یار محمد قادیانی، (۲) احمد نور کابلی قادیانی، (۳) عبداللطیف گناچوری ضلع جالندھر، (۴) چراغ دین جموی، (۵) غلام محمد قادیانی، (۶) عبداللہ تیماپوری، (۷) صدیق دین دار چن بسویشور، حیدرآباد دکن۔

لیکن مرزا قادیانی کے ان بلند پروازیوں تعلیوں کو دیکھتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے اور کس کو باور ہوسکتا ہے کہ آپ بھی انحطاط وتنزل کی ذلتوں و رسوائیوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں یا کسی مرض کے شکار ہوسکتے ہیں، لیکن اللہ تعالیٰ ایسے جھوٹے مدعیوں، کاذبوں، مفتریوں کی تکذیب وتذلیل کے لئے خود ان کے ہاتھوں سے اندر و باہر اتنا ایسا سامان مہیا کردیتا ہے کہ اس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جاتی ہے، اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کاذبوں مدعیوں کے بلند بانگ دعوؤں کا وہ پرشکوہ منارہ اور اونچا تخت جس کی بلندیاں اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہیں، یکایک سرنگوں ومنہدم ہوکر عبرتکدہ عالم بن جاتا ہے، جیسا کہ مرزا جی بھی اس کی تائید کرتے ہیں، قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ: خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے، سو وہ لوگ اپنی ذلت وتباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کرلیتے ہیں۔‘‘ (استفتاء اردو حاشیہ ص:۷۸)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کے خانہ زندگی کی تلاشی لی گئی تو معلوم ہوا کہ خود مرزا قادیانی بھی اپنے ہاتھوں سے اپنی ذلت و رسوائی وتباہی وبربادی کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع کرگئے ہیں جس کی بڑائی سب سے اونچی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی ایسی توفیق مرحمت فرمائی کہ قادیانیت کے اس اونچے ذخیرہ میں سب سے بڑی محنت ومشقت کے ساتھ کچھ حصہ نکال کر اور اس کو سلیقہ سے ترتیب دے کر ’’کفریات مرزا، اختلافات مرزا، کذبات مرزا، مغلظات مرزا‘‘ کے نام کتابی صورت میں شائع کرچکا ہے اور خدا کے فضل وکرم سے یہ کتابیں

مرزائیت کے زہر ہلاہل کے لئے تریاق بن گئی ہیں اور عام وخاص ہر طبقہ میں پسندیدگی کی نظر سے دیکھی گئی ہیں اور آج تک ان لاجواب کتابوں کے خلاف خود مرزائیوں کو بھی کچھ لکھنے کی ہمت نہیں پڑی، کیونکہ اس کی وجہ سے براہ راست خود مرزا قادیانی پر اس کی چوٹ پڑتی تھی، اس لئے وہ بھی خاموش ہیں۔

اور آج بھی یہ عاجز اسی قادیانیت کے بڑے ذخیرہ میں جس کو مرزا قادیانی قدرتی طور پر اپنے ہاتھ سے جمع کر گئے ہیں کچھ حصہ کو نکال کر ناظرین کرام کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ یہ کہ مرزا قادیانی سے خدا نے یہ وعدہ کیا ہے کہ: ''میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھ کو بچاؤں گا۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص:۸)

اب اس الہامی وعدہ کے مطابق اس امر کی تحقیق وتفتیش کرنا ضروری ہے کہ کیا مرزا قادیانی تمام مرضوں سے بچائے گئے تو میں دیکھتا ہوں کہ اسی قانون قدرت کی صاف گواہی کے مطابق مرزا قادیانی ہر خبیث مرض اور خطرناک بیماری میں مبتلا کئے گئے تاکہ دنیا یہ جان لے کہ مرزا قادیانی اپنے ہر دعویٰ، ہر الہام، ہر فرمان میں یقینی جھوٹے ہیں، جس پر قانون قدرت کی مہر لگی ہوئی ہے، اس قدرتی اعلان کے باوجود جو لوگ مرزا قادیانی کو نبی ورسول مانتے ہیں وہ بیچ قدرت الٰہیہ سے جنگ کرنے میں مصروف ہیں اور اس کا نتیجہ ذلت ورسوائی نامرادی و ناکامی کے علاوہ اور کچھ نہ ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اب مرزا قادیانی کے ان خطرناک امراض اور خبیث بیماریوں کی تفصیل کی جارہی ہے، جس کے متعلق خود مرزا قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ میں ان امراض کا نشانہ وشکار ہوں۔

دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی، اخیر عمر تک کمزور رہا:

(۱) بیان کیا مجھے مرزا سلطان احمد نے بواسطہ مولوی رحیم بخش (حال عبدالرحیم قادیانی) ایم اے نے ایک دفعہ والد (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے چوبارے کی کھڑکی سے گر گئے اور دائیں بازو پر چوٹ آئی، چنانچہ آخر عمر تک وہ ہاتھ کمزور رہا، خاکسار عرض کرتا ہے کہ والدہ صاحبہ کہتی تھیں کہ آپ کھڑکی سے اترنے لگے تھے، سامنے اسٹول رکھا تھا وہ الٹ گیا اور آپ گر گئے اور دائیں ہاتھ کی ہڈی ٹوٹ گئی اور یہ ہاتھ اخیر عمر تک کمزور رہا۔ (سیرۃ المہدی ص:۱۹۸)

انگلی کٹ گئی:

(۱) خاکسار (مرزا بشیر احمد قادیانی) کے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ گھر میں ایک مرغی کے چوزہ کو ذبح کرنے کی ضرورت آئی اور اس وقت گھر میں کوئی اور کام کرنے والا نہ تھا، اس لئے مرزا قادیانی اس چوزہ کو ہاتھ میں لے کر خود ذبح کرنے لگے، مگر بجائے چوزہ کی گردن پر چھری پھیرنے کے غلطی سے اپنی انگلی کاٹ لی، جس سے بہت خون گیا۔ (سیرۃ المہدی ص:۴)

درد دندان اور داڑھوں میں کیڑا:

(۱) ''دندان مبارک آپ کے (مرزا قادیانی) آخر عمر میں کچھ خراب ہو گئے تھے، یعنی کیڑا بعض داڑھوں کو لگ گیا تھا، جس سے کبھی کبھی تکلیف ہو جاتی تھی، چنانچہ ایک دفعہ ایک داڑھ کا سرا ایسا نوکدار ہو گیا تھا کہ اس سے زیادہ زخم پڑ گیا۔'' (سیرۃ المہدی ص:۱۲۵، ج:۱)

مرض اعصابی:

(۱) مخدومی ومکرمی اخویم..... (مولوی نورالدین) السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

یہ عاجز پیر کے دن ۹/ مارچ ۱۸۹۱ء کو مع اپنے عیال کے لدھیانہ کی طرف جائے گا اور چونکہ سردی اور دوسرے تیسرے روز بارش ہو جاتی ہے اور اس عاجز کو مرض اعصابی ہے، سرد ہوا اور بارش سے بہت ضرر پہنچتا ہے۔'' (مکتوبات احمدیہ ص:۷ ج:۵)

عصبی کمزوری:

(۱) حضرت (مرزا قادیانی) کی تمام تکالیف مثلاً: دوران سر درد، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔ (رسالہ ریویو ماہ مئی ۱۹۲۷ء)

دل ودماغ کی کمزوری عارضہ اور بیہوشی:

(۱) دوسرا بڑا نشان یہ ہے کہ جب شادی کے متعلق مجھ پر مقدس وحی نازل ہوئی تھی، اس وقت میرا دل ودماغ اور جسم نہایت کمزور تھا۔

(نزول المسیح حاشیہ ص:۲۰۸، حقیقۃ الوحی ص:۳۰۶)

(۲) ایک ابتلا مجھ کو اس شادی کے وقت یہ پیش آیا کہ باعث اس کے میرا دل ودماغ سخت کمزور تھا۔ (تریاق القلوب ص:۳۵)

اللہ جل شانہ نے اس دعا کو قبول فرمایا اور ضعف قلب تو اب بھی مجھے اس قدر ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔

(۳) جس قدر ضعف دماغ کا عارضہ میں یہ عاجز (مرزا قادیانی) مبتلا ہے، مجھے یقین نہیں کہ آپ کو ایسا ہی عارضی ہو۔ (مکتوبات احمدیہ ج:۵ ص:۳ خط:۱۴)

(۴) ورنہ دل جو رئیس بدن ہے، بہت ضعیف ہو گیا ہے۔ (مکتوبات ص:۹۸، ج:۴)

(۵) مرض ضعف دماغ کے تحت سخت دورے پڑتے تھے۔ (فتح الاسلام حاشیہ ص:۴۷)

(۶) پہلے بھی کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب حضور (مرزا قادیانی) سخت دماغی محنت کیا کرتے تو اچانک آپ کے دماغ پر ایک کمزوری کا حملہ ہوتا اور بیہوش ہو جاتے۔ اس وقت اچانک حضرت (مرزا) کو دماغ میں تکلیف محسوس ہوئی، جس سے لیٹ گئے اور بیہوش ہو گئے۔ (مکتوبات ج:۵ ص:۷۲)

فالج کا اثر اور بدن کی بے حسی:

(۱) ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن میرا

بے حس ہوگیا۔ (حقیقۃ الوحی ص:۲۴۴)

(۲) دن کے وقت ایک دفعہ نصف حصہ اسفل بدن کا حرکت سے معطل ہوگیا اور ایک قدم اٹھانا مشکل تھا اور سخت درد ہوتی تھی، خیال گزرا یہ فالج کی قسم نہ ہو۔ (اخبار بدر ج:۲ ص:۳۳۱)

درد گردہ:

(۱) مجھے ایک دفعہ اس دن برابر درد گردہ رہا اور میں درد کی وجہ سے موت کے قریب ہوگیا تھا۔

(حقیقۃ الوحی ص:۳۳۵)

(۲) ایسا اتفاق ہوا کہ مجھے درد گردہ سخت پیدا ہوگئی۔ (تذکرۃ الشہادتین ص:۷۳)

کاربنکل کا اندیشہ:

(۱) اور دونوں شانوں میں ایسے آثار نمودار ہوگئے، جس سے کاربنکل کا اندیشہ تھا۔

(البشریٰ ص:۵۴ ص:۲)

کھانسی کی شدت اور ریزش کا زور:

(۱) کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جاں کنی سی ہوجاتی تھی اور کوئی امید زندگی باقی نہ رہتی تھی۔ (بدر قادیان ج۳ ص:۲)

(۲) میری طبیعت آپ کے بعد پھر بیمار ہوگئی ابھی ریزش کا نہایت زور ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ج:۵)

درد سر اور دوران سر:

(۱) اور دو مرضیں یعنی ذیابیطس اور درد سر معہ دوران سر قدیم سے میرے شامل حال تھیں۔

(تریاق القلوب ص:۳۵)

(۲) میں ایک دائم المریض آدمی ہوں.... ہمیشہ درد سر، دوران سر اور کمی خواب اور تشنج دل کی بیماری دورہ کے ساتھ آتی ہے۔

(ضمیمہ اربعین ۳و۴، حقیقۃ الوحی ص:۳۰۶)

(۳) مخدومی مکرمی اخویم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حالت صحت اس عاجز کی بدستور ہے، کبھی غلبہ دوران سر شدید ہوجاتا ہے کہ مرض کی جنبش شدید کا اندیشہ ہوتا ہے اور کبھی یہ دوران کم ہوتا ہے، لیکن کوئی وقت دوران سر سے خالی نہیں گزرتا۔

(مکتوبات احمدیہ ص:۸۸، ج:۵، ۳، ۲)

(۴) مجھے دوران سر کی بہت شدت سے مرض ہوگئی ہے۔

(خطوط امام بنام غلام ص:۶، نزول المسیح ص:۲۰۹ کا حاشیہ)

حافظہ کی خرابی اور نسیان کی زیادتی:

(۱) مکرمی اخویم سلمہٗ...... میرا حافظہ بہت خراب ہے، اگر کئی دفعہ کسی کی ملاقات ہو تب بھی بھول جاتا ہوں، یاددہانی عمدہ طریقہ ہے، حافظہ کی یہ ابتری ہے کہ بیان نہیں کرسکتا۔

(مکتوبات احمدیہ ص:۲۱، ۳ حاشیہ:۵)

(۲) حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(ریویو ماہ اپریل ۱۹۰۳ء ص:۱۵۳، نسیم دعوت:۷۱ کا حاشیہ)

قولنج زحیری اور خون کا دست:

(۱) ایک مرتبہ میں قولنج زحیری سے سخت بیمار ہوا اور سولہ دن تک پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا اور سخت درد تھا، جو بیاں سے باہر ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص:۲۴۴)

(۲) چند روز سے میری طبیعت بعارضہ زحیر علیل ہے۔ (مکتوبات احمدیہ ص:۲۹، حاشیہ:۱)

خون کی قے اور ابکائی:

(۱) پھر آپ محبت الٰہی پر تقریر فرمانے لگ گئے اور قریباً نصف گھنٹے تک جوش کے ساتھ بولتے رہے لیکن پھر یک لخت بولتے بولتے آپ کو ابکائی آئی اور ساتھ ہی قے ہوئی جو خالص خون کی تھی، جس میں کچھ خون جما ہوا تھا اور کچھ بہنے والا تھا.... اس بڑھاپے میں اس طرح خون کے قے آنا خطرناک ہے۔

(سیرۃ المہدی ص:۴، ج:۱)

اسہال اور بدہضمی:

(۱) باوجودیکہ مجھے اسہال کی بیماری ہے اور ہر روز کئی ایک دست آتے ہیں، مگر جس وقت پاخانے کی حاجت ہوتی ہے تو مجھے افسوس ہی ہوتا ہے کہ ابھی کیوں حاجت ہوئی۔ (منظور الٰہی ص:۳۴۹)

(۲) برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے حضرت امامنا و مولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے تو بڑھ جاتی تھی، حضور کو یہ بیماری کھانا نہ ہضم ہونے کی تھی۔

(ضمیمہ غیر معمولی اخبار الحکم قادیان ۲۸/مئی ۱۹۰۸ء)

(۳) مرزا یعقوب بیگ کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہوگیا ہے، آپ کوئی دوا تجویز کریں۔

(حوالہ مذکورہ اور سیرۃ المہدی، ج:۷، ص:۱۲۰)

(۴) یہ تو امر واقع ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو بدہضمی اسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔ (رسالہ ریویو آف ریلیجنز، ماہ اگست ۱۹۲۶ء)

نوٹ: اسی اسہال و بدہضمی کی بیماری نے آخر میں ہیضہ کی شکل اختیار کرلی اور مرزا قادیانی کے لئے جان لیوا ثابت ہوئی، چنانچہ مرزا قادیانی اسی دستوں و ہیضہ کی بیماری میں مبتلا ہوکر ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو راہی ملک عدم ہوئے اور اپنے پیچھے ایک عبرت آموز یادگار چھوڑ گئے کہ مرزا قادیانی طاعون و ہیضہ جیسی مہلک بیماریوں کو بطور عذاب قہر الٰہی اپنے دشمنوں کے لئے مخصوص کئے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو اس قہر و عذاب میں مبتلا کرکے بتلادیا کہ خود مرزا قادیانی ہی خدا اور رسول اور دین اسلام کے دشمن تھے۔

(جاری ہے)

گلے میں ہو خراش، آئے ورم یا آواز بیٹھ جائے
شربت
توت سیاہ
سردی آتے اور جاتے وقت گلے کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے ایسے میں
گلے میں خراش، ورم آنے یا آواز بیٹھ جانے
کی شکایات عام ہوتی ہیں۔ ہمدرد شربت توت سیاہ کی چند خوراکیں گلے کی
ان شکایات کا فوری خاتمہ کرتی ہیں۔ اب سردی آئے یا جائے۔ آپ
کے گلے کو کیا غم۔ کیونکہ آپ کو تو ہے ہمدرد شربت توت سیاہ ملا۔
ہمدرد
بولو کھُل کھُلا کے!

مرزا غلام احمد قادیانی کے تیس جھوٹ

دوسری قسط

حافظ زبیر علی زئی

جھوٹ نمبر ۸:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہوگئے اور پیشگوئی آیت کریمہ: اذا العشار عطلت پوری ہوئی..." (نزول المسیح ضمیمہ ص:۳، دوسرا نسخہ ص:۲، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۰۸)

تبصرہ:

مرزا کی پیدائش سے لے کر موت (۱۹۰۸ء) تک اونٹ بے کار نہیں ہوئے اور مرزا کی موت سے لے کر آج (۲۰۱۲ء) تک اونٹ بے کار نہیں ہوئے بلکہ اونٹوں پر سواری اور بار برداری کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

جھوٹ نمبر ۹:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور اونٹوں کے چھوڑے جانے اور نئی سواری کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آرہا ہے، لیکن یہ پیشگوئی اب خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہونے سے پوری ہوجائے گی، کیونکہ وہ ریل جو دمشق سے شروع ہوکر مدینہ میں آئے گی وہی مکہ معظمہ میں آئے گی اور امید ہے کہ بہت جلد اور صرف چند سال تک یہ کام تمام ہوجائے گا، تب وہ اونٹ جو تیرہ سو برس سے حاجیوں کو لے کر مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے یک دفعہ بے کار ہوجائیں گے..." (تحفہ گولڑویہ ص:۱۰۸، ۱۰۹ دوسرا نسخہ ص:۴۶، روحانی خزائن ج:۱۷ ص:۱۹۴، ۱۹۵)

مرزا نے مزید لکھا:

"اور عنقریب وہ وقت آتا ہے بلکہ بہت نزدیک ہے، جبکہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوکر وہ تمام اونٹ بے کار ہوجائیں گے، جو تیرہ سو برس سے یہ سفر مبارک کرتے تھے۔" (تذکرۃ الشہادتین، ص:۳۶، دوسرا نسخہ ص:۳۳، روحانی خزائن، ج:۲۰ ص:۳۶)

تبصرہ:

یہ کہنا کہ مدینہ طیبہ اور مکہ معظمہ کے درمیان ریل چلے گی، مرزا غلام احمد قادیانی کا صریح جھوٹ ہے، اس کی زندگی اور موت سے لے کر آج (۲۰۱۲ء) تک مدینے اور مکے کے درمیان کوئی ریل نہیں چلی اور نہ کوئی پٹڑی موجود ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۰:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم روحانی اور ربانی علماء کے لئے یہ خوشخبری فرماگئے ہیں کہ: "علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔" (ازالہ اوہام ص:۱۳۰، دوسرا نسخہ ص:۲۵۸، ۲۵۹، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۳۰ نیز دیکھئے روحانی خزائن، ج:۲ ص:۳۲۳)

تبصرہ:

یہ کوئی حدیث نہیں ہے بلکہ بالکل بے اصل و بے سند جملہ ہے، دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ للالبانی (۱/۴۸۰ ح:۴۶۶)

جھوٹ نمبر ۱۱:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"واضح ہو کہ اس آیت کریمہ سے وہ حدیث مطابق ہے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا وہ جاہلیت کی موت پر مرگیا۔" (شہادۃ القرآن ص:۳۸، روحانی خزائن ج:۶ ص:۳۳۴)

تبصرہ:

ان الفاظ کے ساتھ کوئی حدیث اہلسنت کی کسی حدیث کی کتاب میں باسند موجود نہیں ہے، یہ شیعوں کی بالکل بے اصل روایت ہے۔ (دیکھئے سلسلۃ الاحادیث الضعیفۃ للالبانی ۱/۳۵۴، ۳۵۵ ح:۳۵۰)

تنبیہ:

رافضیوں (شیعہ) کی کتاب اصول کافی (ج:۱ ص:۳۷۷) میں ایک روایت شیعہ راوی کی سند کے ساتھ امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے جو منقطع ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

جھوٹ نمبر۱۲، ۱۳:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوگیا۔'' (ازالہ اوہام ص:۴۵۳، دوسرا نسخہ ص:۲۷۳، روحانی خزائن، ج:۳ ص:۳۵۳)

تبصرہ:

یہ بالکل بے اصل اور جھوٹی بات ہے۔ یاد رہے کہ گلیل فلسطین کا ایک مقام ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے دوسری جگہ لکھا ہے:

''اور یہی سچ ہے کہ مسیح فوت ہو چکا اور سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔'' (کشتی نوح ص:۷۶، دوسرا نسخہ ص:۶۹، روحانی خزائن، ج:۱۹ ص:۷۶)

تبصرہ:

یہ بھی بالکل جھوٹی اور بے اصل بات ہے اور مرزا کی پہلی بات کے بھی سراسر خلاف ہے۔ سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے بارے میں مشہور تابعی امام حسن بصریؒ (متوفی:۱۱۰ھ) فرماتے ہیں: ''واللہ انہ الآن لحی عنداللہ''... اللہ کی قسم! بے شک وہ (عیسیٰ علیہ السلام) اب اللہ کے پاس زندہ ہیں...

(تفسیر ابن جریر طبری ۶/۱۴، ح:۱۰۷۹۸ وسندہ صحیح)

حسن بصریؒ نے آیت اللہ ''لیؤمنن بہ قبل موتہ'' کی تشریح میں فرمایا: ''قبل موت عیسیٰ، ان اللہ رفع الیہ عیسیٰ، وھو باعثہ قبل یوم القیامۃ مقاماً یؤمن بہ البر والفاجر''... عیسیٰ (علیہ السلام) کی موت سے پہلے، بے شک اللہ نے عیسیٰ (علیہ السلام) کو اپنے پاس اٹھا لیا اور وہ انہیں قیامت سے پہلے ایسے مقام پر مبعوث فرمائے (نازل کرے) گا کہ نیک بد (سب) ان پر ایمان لے آئیں گے...''

(تفسیر ابن ابی حاتم ۴/۱۱۳، ح:۶۲۵۱ وسندہ صحیح)

جھوٹ نمبر۱۴:

مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں لکھا ہے:

''تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہوگئے تھے...'' (چشمہ معرفت دوسرا حصہ ص:۲۹۹ دوسرا نسخہ ص:۲۸۶، روحانی خزائن ج:۲۳ ص:۲۹۹)

تبصرہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں گیارہ لڑکوں کے پیدا ہونے والی بات بالکل جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر۱۵:

مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا:

''ابوجہل اس امت کا فرعون تھا، کیونکہ اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی چند دن پرورش کی تھی جیسا کہ فرعون مصری نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پرورش کی تھی۔'' (ملفوظات مرزا ج:۲، ص:۲۰۲، ۱۷/اپریل ۱۹۰۲ء، دوسرا نسخہ ج:۳ ص:۲۷۳)

تبصرہ:

ابوجہل لعین کا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چند دن یا چند منٹ پرورش کرنا مرزا غلام احمد قادیانی کا کالا جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر۱۶:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گزرے ہیں اور فرمایا کہ: ''کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا'' یعنی ہند میں ایک نبی گزرا ہے جو سیاہ رنگ کا تھا اور نام اس کا کاہن تھا یعنی کنھیا (ہندوؤں کے راہنما شری کرشن کا لقب ہے) جس کو کرشن کہتے ہیں۔'' (چشمہ معرفت کا آخری صفحہ ۱۰، ۱۱، روحانی خزائن، ج:۲۳ ص:۳۸۲)

تبصرہ:

ایسی کوئی صحیح حدیث روئے زمین پر موجود نہیں ہے، بلکہ اس عبارت میں مرزا نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صریح جھوٹ بولا اور بہتان باندھا ہے۔ عبدالرحمٰن خادم قادیانی نے لکھا ہے کہ: یہ حدیث تاریخ ہمدان دیلمی باب الکاف میں ہے۔

(پاکٹ بک ص:۵۳۳)

عرض ہے کہ اصلی کتاب تاریخ ہمدان سے اس روایت کی مکمل سند ومتن مع حوالہ وتحقیق پیش کریں ورنہ سن لیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لاتکذبوا علی فانہ من کذب علی فلیلج النار''... مجھ پر جھوٹ نہ بولو، کیونکہ بے شک جس نے مجھ پر جھوٹ بولا تو وہ (جہنم کی) آگ میں داخل ہوگا...'' (صحیح بخاری:۱۰۶ واللفظ لہ، صحیح مسلم:۱)

جھوٹ نمبر۱۷:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

''تاریخ کو دیکھو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہی ایک یتیم لڑکا تھا، جس کا باپ پیدائش سے چند دن بعد ہی فوت ہوگیا اور ماں صرف چند ماہ کا بچہ چھوڑ کر مرگئی تھی۔'' (پیغام صلح ص:۳۸، روحانی خزائن، ج:۲۳ ص:۴۶۵)

تبصرہ:

یہ دونوں باتیں مرزا کا جھوٹ ہیں، کیونکہ نبی کریم

صلی اللہ علیہ وسلم کے والد آپ کی پیدائش سے کچھ مہینے پہلے فوت ہوگئے تھے اور آپ کی والدہ آپ کی ولادت کے چھ سال بعد فوت ہوئیں۔ (دیکھئے کتب تاریخ وسیر)

جھوٹ نمبر ۱۸:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

"اور ایک اور دلیل آپ کے ثبوت نبوت پر یہ ہے کہ تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن شریف سے بھی یہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخر تک دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے اور ہدایت اور گمراہی کے لئے ہزار ہزار سال کے دور مقرر کئے ہیں۔" (لیکچر سیالکوٹ، ص:۵، دوسرا نسخہ، ص:۶، روحانی خزائن، ج:۲۰، ص:۲۰۷)

تبصرہ:

مرزا کا یہ دعویٰ قرآن مجید پر صریح جھوٹ اور بہتان ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۹:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اور ایک جگہ پر جہاں اس عاجز نے ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشگوئی خدائے تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دی ہے کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔" (مجموعہ اشتہارات، ج:۱، ص:۱۱۳)

تبصرہ:

مرزا کی پہلی شادی ۱۸۵۳ء سے پہلے اور دوسری شادی ۱۸۸۴ء میں ہوئی۔ دیکھئے تاریخ احمدیت (ج:۱، ص:۹۱، ۲۳۳) اس کے بعد موت تک اس کی کوئی تیسری شادی نہیں ہوئی، لہٰذا اس کی یہ پیشگوئی جھوٹ ثابت ہوئی۔

جھوٹ نمبر ۲۰:

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مرید منظور محمد کے بارے میں لکھا:

"بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا، جس کے دو نام ہوں گے: (۱) بشیر الدولہ، (۲) عالم کباب۔" (تذکرہ، ص:۹۱۵، نمبر ۱۰۲۷)

"پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے لئے ایک نشان ہوگا، اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا۔" (حقیقۃ الوحی حاشیہ، ص:۱۰۰، روحانی خزائن، ج:۲۲، ص:۱۰۳)

تبصرہ:

اس شیطانی الہام اور شیطانی وحی کے بعد نہ تو منظور محمد کا کوئی لڑکا پیدا ہوا اور نہ اس کی بیوی محمدی بیگم نے کوئی لڑکا جنا۔ وہ لڑکا جننے کے بغیر ہی مرگئی اور مرزا اپنی اس پیشگوئی میں بھی جھوٹا ثابت ہوا۔

جھوٹ نمبر ۲۱:

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

"اگر خدا چاہتا تو ان مخالف مولویوں اور ان کے پیروؤں کو آنکھیں بخشتا، اور وہ ان وقتوں اور موسموں کو پہچان لیتے، جن میں خدا کے مسیح کا آنا ضروری تھا، لیکن ضروری تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا، وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، ص:۱۷، دوسرا نسخہ ص:۱۱، روحانی خزائن، ج:۱۷، ص:۵۳)

تبصرہ:

ان الفاظ والی کوئی پیشگوئی نہ قرآن مجید میں موجود ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں موجود ہے۔ بعض قادیانیوں نے سورۂ نور کی آیت: "ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفسقون" (۵۵) پیش کرنے کی کوشش کی ہے، حالانکہ اس آیت میں مرزا کی مذکورہ باتوں میں سے کسی ایک کا ذکر یا اشارہ تک موجود نہیں ہے۔

(جاری ہے)

اکتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم مارچ میں ہوگی

ٹنڈو آدم (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کا ایک اجلاس سندھ کے امیر علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کی زیر صدارت دفتر ختم نبوت میں ہوا، جس میں طے پایا کہ ۲۰۱۲ء میں ٹنڈو آدم میں ہونے والی اکتیسویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۷/ مارچ ۲۰۱۲ء بروز ہفتہ ان شاء اللہ منعقد ہوگی۔ کانفرنس کی صدارت حسب سابق قائد تحریک ختم نبوت حضرت اقدس استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور مولانا صاحبزادہ عزیز احمد مدظلہ فرمائیں گے، جبکہ کانفرنس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے دیگر اکابرین سمیت ملک بھر کے مقتدر علماء کرام خطاب کریں گے۔

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

رابطہ عالم اسلامی نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا

قسط نمبر۵

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

۸/اپریل ۱۹۷۴ء کو مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کے زیر اہتمام تمام ممالک اسلامی کے نمائندوں اور دنیا بھر کے ایک سو سے زائد اسلامی تنظیموں کا مشترکہ اجلاس منعقد ہوا' اس اجلاس میں قرارداد نمبر ۹ قادیانیوں سے متعلق منظور کی گئی' جو حسب ذیل الفاظ پر مشتمل ہے:

قرارداد: قادیانیت وہ باطل مذہب ہے جو اپنے ناپاک اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہے۔ اس کی اسلام دشمنی ان چیزوں سے واضح ہے:

الف:... اس کے بانی کا دعویٰ نبوت کرنا۔

ب:... قرآنی نصوص میں تحریف کرنا' جہاد کے باطل ہونے کا فتویٰ دینا۔

قادیانیت برطانوی استعمار کی پروردہ ہے اور اس کے زیر سایہ سرگرم عمل ہے۔ قادیانیوں نے امت مسلمہ کے مفادات سے ہمیشہ غداری کی ہے' اور استعمار اور صیہونیت سے مل کر ہمیشہ اسلام دشمن طاقتوں سے تعاون کیا ہے' اور یہ طاقتیں بنیادی اسلامی عقائد میں تحریف وتغیر' اور ان کی بیخ کنی میں مختلف طریقوں سے مصروف عمل ہیں۔

الف:... معابد کی تعمیر جن کی کفالت اسلام دشمن طاقتیں کرتی ہیں۔

ب:... اسکولوں' تعلیمی اداروں' یتیم خانوں کا کھولنا جن میں قادیانی اسلام دشمن سرمائے سے تخریبی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور قادیانی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تحریف شدہ ترجمے شائع کر رہے ہیں۔ ان خطرات کے پیش نظر کانفرنس نے مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی ہے:

۱:... تمام اسلامی تنظیموں کو چاہئے کہ وہ قادیانی معابد' مدارس' یتیم خانوں اور دوسرے تمام مقامات میں جہاں وہ سیاسی سرگرمیوں میں مشغول ہیں۔ ان کا محاسبہ کریں اور ان کے پھیلائے ہوئے جال سے بچنے کے لئے عالم اسلام کے سامنے انہیں پوری طرح بے نقاب کیا جائے۔

۲:... اس گروہ کے کافر اور خارج از اسلام ہونے کا اعلان کیا جائے۔

۳:... مرزائیوں سے مکمل عدم تعاون اور اقتصادی' معاشرتی' ثقافتی ہر میدان میں مکمل بائیکاٹ کیا جائے' ان کے کفر کے پیش نظر ان سے شادی بیاہ سے اجتناب کیا جائے اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے۔

۴:... کانفرنس تمام اسلامی ملکوں سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی کے متبعین کی ہر قسم کی سرگرمیوں پر پابندی لگائی جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور ان کے لئے اہم سرکاری عہدوں کی ملازمتیں ممنوع قرار دی جائیں۔

۵:... قرآن مجید میں قادیانیوں کی تحریفات کی تصاویر شائع کی جائیں اور ان کے تراجم شمار کر کے لوگوں کو ان سے متنبہ کیا جائے اور ان کے تراجم کی ترویج کا سد باب کیا جائے۔

۶:... دیگر تمام باطل فرقوں سے قادیانیوں جیسا سلوک کیا جائے۔

(اس کانفرنس میں اسرائیلی مشن کی پُر اسرار سرگرمیوں پر اظہار تشویش کیا گیا' ایک سوالیہ نشان پیدا ہوا کہ جب حکومت پاکستان اسرائیل کو تسلیم نہیں کرتی' تو حیفا میں قادیانی مشن کیا معنی رکھتا ہے)۔

(ہفت روزہ لولاک فیصل آباد' جلد:۱۱ شمارہ:۲' ۱۰/مئی ۱۹۷۴ء)

(جاری ہے)

''محدث ارکان'' کا سانحہ ارتحال

ارکان کے محدث اعظم دارالعلوم دیوبند میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے ممتاز عالم دین شیخ العرب والعجم مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد رشید اور نصف صدی تک بخاری شریف کے درس دینے والے عظیم المرتبت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالسبحان گھر اکھالوی (ارکانی) ۲۷/محرم الحرام ۱۴۳۳ھ مطابق ۲۳/دسمبر ۲۰۱۱ء شب جمعہ اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اطلاع کے مطابق جمعہ کے دن نماز جنازہ ادا کی گئی' جس میں دو لاکھ کا مجمع تھا اور حاضرین نے بتایا کہ اتنا بڑا مجمع کم از کم ارکان برما میں کسی اور کے جنازے میں نہیں دیکھا گیا۔ یہ واحد شیخ الحدیث تھے جن کو ارکانیوں نے ''محدث ارکان'' کا لقب دیا جو ۱۹۷۳ء سے وفات سے چند سال قبل تک صحیح بخاری کا درس دیتے رہے۔ جن کی امانت ودیانت' تصلب فی الدین وتدین' حسن سیرت اور مکارم اخلاق پر کسی بھی ارکانی وبرمی عالم دین کا اختلاف اور دو رائے نہیں ہے۔ جنہوں نے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث کے سال اول پوزیشن حاصل کر کے ریکارڈ قائم کیا' حالانکہ ان کی مادری زبان اردو نہیں ہے۔ انہوں نے ارکان جیسے ملک میں رہ کر دین کو پھیلایا اور اہل علم کی صحیح راہنمائی کی۔

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، سکرنڈ

سکرنڈ... ۲۹/دسمبر ۲۰۱۱ء بروز جمعرات جامع مسجد مدینہ سکرنڈ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کا باقاعدہ آغاز صبح ۱۰ بجے قاری اسد اللہ کی تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ مولانا علی احمد چنہ نے نظم پڑھی۔

مولانا مفتی زین العابدین راہو، مولانا علی نواز پرھیار نے بیانات کئے۔ ان کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نواب شاہ کے مبلغ مولانا تجمل حسین نے عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق بیان کیا۔ مولانا احسان اللہ مورجو نے اندرون سندھ قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تفصیلی گفتگو کی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے ’’تحفظ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری‘‘ کے موضوع پر بیان کرتے ہوئے عوام الناس خصوصاً نوجوان علماء کرام کو فتنۂ قادیانیت کے خلاف بھرپور کردار ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مدظلہ نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا قادیانی کی ذات کا پوسٹ مارٹم کیا اور ثابت کیا کہ مرزا اپنے دعاوی میں جھوٹا اور کذاب تھا۔ کانفرنس کا اختتام سہ پہر ساڑھے تین بجے سید علی اکبر شاہ سجادہ نشین درگاہ شریف پیر ذاکری کی دعا پر ہوا۔ اس موقع پر حاضرین میں ختم نبوت کا اردو، سندھی لٹریچر تقسیم کیا گیا۔

اس کانفرنس کی سرپرستی مولانا مفتی احمد خان چانڈیو نے کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا محمد ہارون کھوڑو نے انجام دیئے۔ مولانا نظام الدین جوکھیو، مولانا سلیم اللہ ابڑو، مولانا گل شیر، مولانا مسرور احمد، مولانا نذیر احمد، مولانا غلام نبی مہر، مولانا عبدالخالق چنہ، حافظ نذیر احمد خاصخیلی، حافظ عبدالخالق خاصخیلی، مولانا علی اکبر چنہ، مولانا نذر محمد مورجو، مولانا شعبان خاصخیلی، حافظ عبدالرزاق پرھیار اور مولانا عبدالرحیم سمیت جے یو آئی کے تمام عہدیداران اور مقامی علماء کرام نے بھرپور شرکت کی۔ جن ساتھیوں نے اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور محنت کی اللہ رب العزت ان سب حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔

قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے

کراچی.... مدرسہ امیر معاویہ گلشن غازی، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن میں نوجوانوں کی ایک تحفظ ختم نبوت تربیتی نشست میں بیان کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحی مطمئن نے کہا کہ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام امتی کی حیثیت سے نزول فرمائیں گے۔ یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی بھی نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مہدی علیہ الرضوان الگ الگ شخصیات ہیں۔ حضرت امام مہدیؒ بھی آخری زمانہ میں ظاہر ہوں گے، آپ کا نام محمد، والد کا نام عبداللہ ہوگا، آپ فاطمی النسل حسنی حسینی سید ہوں گے۔ چراغ بی بی عرف گھسیٹی کا بیٹا مرزا غلام احمد قادیانی مسیح اور مہدی ہونے کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔ حضرت مہدیؒ کو بیت اللہ میں شام کے چالیس ابدال پہچان لیں گے اور ان کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔ آپ ظہور کے بعد نو سال زندہ رہیں گے۔ سات سال مسلمانوں کے خلیفہ کی حیثیت سے گزاریں گے، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا جو پہلی نماز آپ کی اقتدا میں ادا کریں گے، پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت مسیح علیہ السلام کے نائب بن کر دو سال جہاد میں حصہ لیں گے اور ۴۹ سال کی عمر میں وفات پائیں گے۔ انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کے عقائد مسلمانوں میں عام کرنے کے لئے بھرپور محنت کریں تاکہ قادیانی سیدھے سادے مسلمان نوجوانوں کو دھوکا اور فریب نہ دے سکیں۔

ترجمہ وتفسیر کا علم

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ اگر عام آدمی کو قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر کے مطالعے کا شوق ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے کسی مستند عالم دین کی خدمت میں جا کر ان سے ترجمہ وتفسیر سبقاً سبقاً پڑھ کر سمجھ لے، اس کے بعد دوسری تفاسیر کا مطالعہ کرے۔ اس طریقے سے عام آدمی گمراہی سے بچ جاتا ہے، ورنہ اپنے طور خود مجتہد بن کر ترجمہ وتفسیر کا مطالعہ کرنے لگے تو وہ گمراہی کے دلدل میں پھنستا چلا جاتا ہے اور عوام الناس کے لئے فتنے کا سبب بن جاتا ہے۔

حقیقتاً بات یہ ہے کہ ترجمہ وتفسیر کا علم کسی مستند عالم دین سے سیکھے بغیر نہیں آسکتا۔ لہٰذا اس علم کو سیکھنے کے لئے ان کی خدمت میں لازماً بیٹھنا پڑے گا اور یہ علم کسی عربی دان سے بھی نہیں آسکتا۔ جب مستند عالم کے پاس جائے تو پہلے ان سے اس بات کا مشورہ کرلیا جائے تو بہت بہتر ہے کہ میرا فہم قرآن کریم کے مضامین کا متحمل ہوسکتا ہے یا نہیں؟ اگر وہ اجازت دے دیں تو ان سے سبقاً سبقاً پڑھ لے ورنہ ان سے شریعت کے مسائل ہی سیکھتا رہے۔

مرسل: مولانا محمد عرفان، کراچی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

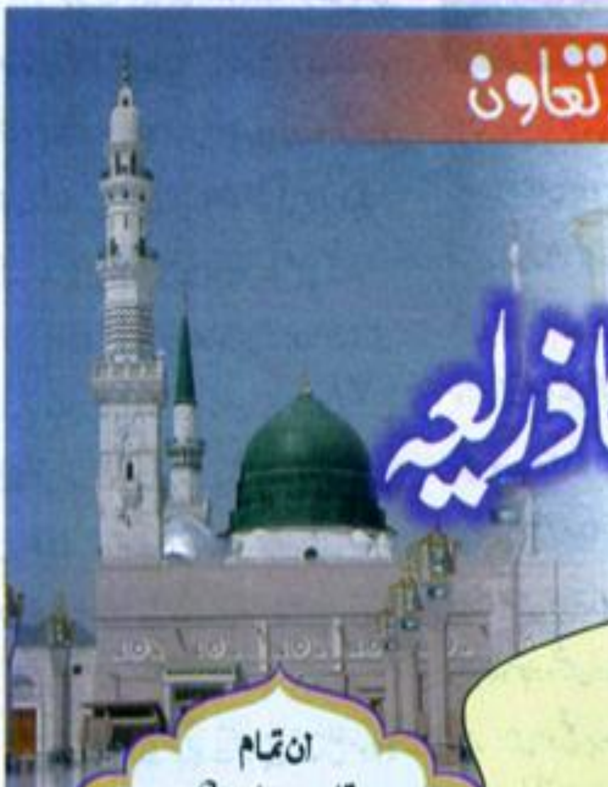

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد ومدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام
صدقاتِ جاریہ میں
شرکت کے لئے زکوٰۃ،
صدقات، فطرہ، عطیات
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
کو دیجیے

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے۔

اپیل کنندگان

حضرت مولانا **عبدالمجید لدھیانوی** صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر **عبدالرزاق اسکندر** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ **خواجہ عزیز احمد** صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا **عزیز الرحمن جالندھری** صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان
فون: 061-4583486, 061-4783486 اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان
جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: 021-32780337 فیکس: 021-32780340 اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ